یہ اخبار ہفتہ وار ہر شنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

## شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصول ڈاک .. .. .. عہ
قیمت صرف اخبار .. .. .. .. سے
قیمت طلباء اور کم استطاعت اصحاب سو بشرط تصدیق ۔ ۔
قیمت صرف رسالہ قانونی .. .. .. .. للہ

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوے اخبار جاری نہ ہوگا اور چندہ ختم ہو جانے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا نمونہ کا پرچہ ٹکٹ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

## شرح اجرت اشتہارات مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی مضامین مفید عام اور خبرین بغت درج کیجائین گی۔ اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معاوضہ معقول دیا جاویگا

## ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جاوے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

# وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۱۵ | امرتسر موخہ ۱۲ جولائی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

امرتسر مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

## مصر و ٹرکی

## مصطفےٰ کامل آفندی کا لکچر

پچھلے ہفتہ کے اخبار مین ہمنے یہ مختصر خبر درج کی تہی کہ اسکندریہ مین مصر کے مشہور محب وطن مصطفےٰ آفندی کامل نے تعلقات مصر و ٹرکی۔ مصر کی ضرورتون اور ابنائے وطن کے فرایض پر ایک بسیط خطبہ دیا ہے آج ہم لکچر مذکور کا حاصل ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل مین درج کرتے ہین جسکے پڑہنے سے معلوم ہو جائیگا کہ مصر مین انگریزی دخل و تصرف سے دن بدن کیسی سخت ناراضی بڑہتی چلی جارہی ہے۔ اور اگر مشیران گورنمنٹ انگلشیہ اپنی موجودہ حکمت عملی پر ہی قایم رہے تو عنقریب خطرات عدیدہ نہایت ہی خوفناک صورت مین ظاہر ہونیکا کیسا قوی احتمال ہے۔

یہ درست ہے کہ گورنمنٹ مذکورہ بجائے خود غافل نہین اپنا نفع و نقصان جیسا اچھا وہ سمجھتی ہے غیر نہین جان سکتے لیکن حالات موجودہ و گذشتہ کو مدنظر رکھنے سے یہ اندیشہ پیدا ہو رہا ہے کہ حد سے بڑہکر طمع ملک گیری و ملکداری اُسکو غور و فکر کرنیکے لئے کافی فرصت نہین دیتی۔ آفندی موصوف کے خطبہ مین مصر کی پولیٹکل تعلقات و آزادی پر بحث ہونیکے علاوہ تمدن و معاشرت کے متعلق بہی چند ایسی قابل قدر نصایح موجود ہین کہ اہل ہندوستان بہی اگر چاہین تو اُن سے بہت کچھ استفادہ کر سکتے ہین۔ گو یہ نصیحتین نئی نہین اور ہم آنریبل عرصہ ہوا اپنے اڈیٹوریل کالمون مین مفصل بحث کر چکے ہین۔ آفندی موصوف نے ۸ جون کی شام کو تھیٹر (مرسح) زیزینیا مین بمقام اسکندریہ یہ بیمثیر لکچر جسنے کل مصر مین ہلچل ڈالدی اور اکثر صاحب انصاف و عدالت مدبرین عالم کی زبان سے بے اختیار نعرہ ہائے آفرین و مرحبا نکلوائے ہین دو ہزار کے جم غفیر کے روبرو دیا تہا

اسکندریہ کے تمام مصری رؤسا و معززین اور یورپین حاضرین کے سر آوردہ اصحاب زمرہ سامعین مین داخل تہے خلقت کا اس قدر ہجوم تہا کہ تہیٹر مین تل دہرنے کو جگہ باقی نہین رہ گئی تہی۔ بیشمار شایقین کو بادل ناکام واپس جانا پڑا۔ مگر باوجود اس قدر رانبوہ کے شور و غل کا نام نہ تہا اور سب کے کان مصطفےٰ کی آواز پر لگے ہوئے تہے جس کے ہر دوسرے تیسرے فقرہ پر حاضرین یک صدا ہو کر چیئرز کے نعرے بلند کرتے تہے۔ خاتمہ پر لکچرار نے باعانت دول یورپ مسئلہ مصر کے تصفیہ کیلئے سلطان المعظم سے التماس کرنیکا ریزولیوشن پیش کیا جو باتفاق رای پاس ہو گیا اور خطیب کے سٹیج پر سے اُترنے پر اس جوش دلی اور خلوص سے آفرین و شاباش کے نعرے بلند کئے گئے کہ مصطفےٰ آفندی کو پہر اپنی جگہ پر آکر حاضرین کی حب الوطنی اور حمیت ملکی کا شکریہ ادا کرنا پڑا۔ لیکچر ۹ بجے سے شروع ہو کر ۱۰ بجے رات کو ختم ہوا۔

اس خطبہ کے پڑہنے سے ہمکو کامل یقین ہے کہ اکثر لوگون کو انگریزون کی **عصمت و جبروت** اور **حقیقی طاقت** کی نسبت جو غلط خیال پیدا ہو گئے ہین وہ بہت کچھ دور ہو جائینگے کیونکہ ہمین افسوس کیساتھ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آجکل ایک کثیر التعداد جماعت کے ذہن مین خبط سا ہو گیا ہے کہ انگریز فی الحقیقت بہت کمزور اور انکی فوجی طاقت بالکل بودی ہے انکا یہ سارا ٹھاٹھ صرف نمایشی ہے۔ محض حکمت عملی ڈپلومیٹک چالبازیون اور خفیہ سازشون سے انکو یہ عروج حاصل ہوا ہے اگر اس بات کو درست بہی مان لیا جائے تو بہی اس سے انکی طاقت کا اندازہ معلوم ہو رہا ہے کہ جو فوقیت اورون کو حیوانی و دماغی دونون طاقتون کے اجتماع سے بہی حاصل نہین ہوتی وہ اُن کو فقط ایک ہی طاقت کے استعمال سے دستیاب ہو گئی ہے اور یہ بہی یاد رکھنا چاہئے کہ آخر الذکر طاقت کے سامنے صرف حیوانی طاقت کوئی حقیقت نہین رکہتی اسلئے اگر انگریزون کے پاس ایک ہی طاقت ہو تو وہ بہی دشمنون کے لئے کچھ کم موجب خوف نہین ہے لیکن یاد رہے کہ انگریزون کی فوجی اور حیوانی طاقت بہی ایسی کمزور نہین جیسا کہ عام طور پر خیال کیا گیا ہے زمانہ گذشتہ مین دالٹرلو۔ انکرمان۔ بل کلاوا اور جنگ ہسپانیہ کے قیامت تک یاد رہنے والے معرکے اس امر کے شاہد ہین اور اسوقت سب نظیرون کو چہوڑکر خود قبضہ مصری انکی فوجی طاقت و جبروت کا بدیہی ثبوت ہے ٹرکی اور دیگر ممالک یورپ کے علاوہ باستثنای معدودے چند کل ملک مصر انگریزی قبضہ سے ناراض۔ نوجوان خدیو آنادی و مطلق العنانی کے لئے بیقرار۔ ملک مین کسی قانون اسلحہ نہ ہونے کیوجہ سے تقریباً ہر ایک کے پاس تیار موجود اور خود خدیو سولہ ہزار قواعد دان اور تربیت یافتہ فوج کا مالک ہے باینہمہ انگلستان کی چار ہزار فوج قابض کے سامنے کسی کی پیش نہین جاتی اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ دبکا بیٹہا ہے چونکہ یہ کل

باتین ناظرین کو لیکچر سے معلوم ہو جائینگی اس لئے اِسپر زیادہ بحث کرنے کی بجائے خطبہ مذکور کا ماحصل ذیل مین درج کئے دیتے ہین -

اے میرے بزرگو- اور عزیز ابنائے وطن !

میں آجرات تمہارے سامنے پیارے وطن کی ضرورتون اور مصالح کے متعلق گفتگو کرنیکے لئے کمال فرحت وسرور کیساتھ کھڑا ہوتا ہون - اور اس عاجز ترین خادم ملک پر جو لطف وکرم آپ صاحبان نے کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون - اگر مین شکر واجب کے ادا کرنے مین قاصر رہون تو امید عفو رکھتا ہون کیونکہ مین اس لطف وکرم اور اس خالص جوشدلی سے اِس لئے خوش نہین ہو رہا کہ وہ میری ذات کے لئے ظاہر کیا گیا ہے بلکہ اس لئے کہ یہ مصری قوم کی زندگی کی دلیل اکبر اور ان لوگون کے دعوی کی زبردست تردید ہے جو کہتے ہین کہ مصریون مین حب الوطنی کا نشان تک نہین اور وہ بطوع ورغبت اپنے وطن اور اپنے آبا واجداد کی مقدس ترین میراث کو اپنے جانی دشمنون کے سپرد کر رہے ہین -

اے بزرگان قوم آج کے اجتماع الوطنی سے آپ صاحبان نے مصر کی شان وطنی کے مقام کو رفعت کثیر بخشدی اور گرامی قدر مصر کے اُس رنج والام اور عذاب شدید مین جو اسکے معزز فرزند اور شریف بیٹے وہ تمہارے آنکھون کے روبرو برداشت کر رہا ہے تخفیف کردی ہے کیونکہ جس قومی اجتماع مین مصر کا ذکر اور اسکے حقوق کا مطالبہ کیا جاوے اور اُسکے فرزند اسکی نسبت اپنا اخلاص ظاہر کرین وہ اجتماع فی الحقیقت اسکے زخم کے لئے مرہم اور اسکی بیماری کیلئے دوا ہے - پس جہانتک ہو سکے اُسکا ذکر کرتے رہو کہ اُسکے ذکر سے اُسکے آلام کا ذکر پیدا ہو گا اور ذکر آلام معالجہ کے تدابیر کیطرف منجر ہے - اپنے وطن کو اس طرح سے یاد کرو جیسے فرزند رشید اپنی شفیق مان کو جو بستر مرض وسختی پر پڑی ہو - لوگ اگر اپنے وطنون کا ذکر اُنکی بزرگی اور رفعت کیساتھ کرتے ہون تو تم اسکی پروا نہ کرکے اپنے وطن کے مصائب والام کا برابر ذکر کئے جاؤ کیونکہ جبتک تم اُسکی مصائب اور اُنکی حقیقت سے واقف رہو گے تبتک اسکی سلامتی کی توقع اور امید قایم رہیگی - کیا یہ مناسب ہے کہ کوئی عقلمند اپنے گھر مین آگ دیکھے اور اپنی مان کو بیمار پائے تو آگ کو گھر مین اور بیماری کو مان کے جسم مین رہنے دے اسیطرح کیا یہ مناسب ہے کہ ملک خطرہ مین ہو اور ہم سوئے ہوئے ہون غیر شخص ہمارے ملک کے مالک بننے اور ہماری زندگی کو سلب کرنے بلکہ ہمکو غلام اور بندی بنانے کے لئے کارروائی کر رہے ہون اور ہم بیحس وحرکت خاموش بیٹھے ہون -

اے بزرگو ! تم آزاد قومون کیطرف تھوڑی سی نظر اُٹھا کر دیکھو تو تم اُنکے ہر ایک فرد کو اپنے وطن اور ملک سے رنج ومصیبت کے دور کرنے مین اُس سے زیادہ سعی کرتا ہوا پاؤ گے جس قدر کوشش کہ وہ اپنے ماباپ کی حفاظت مین کرتا ہے بلکہ وہ اُنکو وطن کیلئے قربان کر دینا اور اُن سے پہلے خود فدا ہو جانیکو پسند کرتا ہے اور وطن کی خاطر موت کو حیات گمنام کے سامنے حیات بشریہ ہیچ ہے - اور ایسا وجود چاہتا ہے جسکی روبرو کل وجود بے حقیقت ہین - پس کیلئے مصری اسیطرح عمل نہین کرتے حالانکہ اون کا وطن کل ممالک سے خوبصورت اور اپنے فرزندون سے ایسی سچی وشریف محبت کا زیادہ تر مستحق ہے -

اے بزرگان قوم تاریخ سے پتہ لو کہ اس قوم کا کیا فرض ہے جسکے ملک مین اگر غیر یلغار دے غاداخل ہو گئی ہو اور اپنی کل طاقت وقوت سے اُسکو برباد کرنے اور اُسکا مالک بننے کیلئے عمل کر چکے اور کر رہے ہون - تاریخ تم کو جواب دیگی کہ ایسی قوم کا فرض یہ ہے کہ تا بامکان اپنی غاصب کے برخلاف عمل کرے اور اپنے وطن کو آزادی دلانے کے راستہ مین اپنا کل مال وجان صرف کردے یہ مسلمہ امر ہے کہ غیر قوم کا قبضہ مقبوضہ ملک اور اسکے ابناء کیلئے ننگ وعار ہے اور ننگ وعار کا دور کرنا واجب ہے -

اس کلام سے میرا مقصد یہ نہین کہ تم سے وطن کا واسطہ ڈالکر قابضین ملک کے برخلاف فتنہ وفساد اور بغاوت برپا کرنیکی درخواست کرون حاشا وکلا ہرگز نہین - مصر کی مصلحت کو کمتر سے کمتر جاننے والا شخص بطور علم الیقین جانتا ہے کہ ہر ایک قسم کی بغاوت وشورش مصلحت مذکور کی منافی ہے ہان مین تم سے یہ درخواست کرتا ہون کہ ہر ایک آشتی آمیز اور امن پسند ذریعہ سے اپنی سلب شدہ حقوق کو واپس پانے اور اس امر کے لئے کہ ملک پر ابناء ملک حکمران ہون عمل کرو -

میں جانتا ہون کہ قابضین زبردست اقتدار رکھنے والے - سخت وہشتناک اور شدید العقاب ہین اور اُنکے برخلاف عمل کرنا عذاب شدید اور فقر وفاقہ کا موجب ہے - لیکن یہ بھی ساتھ ہی کہتا ہون کہ اُنکے قبضہ پر رضامند ہونا موجب عار اور ملک کے حقوق مین خیانت ہے اور قبضہ مذکور کے برخلاف عمل کرنے مین شرف اور افتخار ہے -

پس اے زندہ دلان قوم وصاحبان مجد وبزرگی اِس شرف کو حاصل کرو گو فقر وفاقہ کے ساتھ کیون نہ ہو - وطن کیخدمت کرو خواہ تمہارے سرون پر بکبیان گرین - ہر وقت مصر کے ساتھ رہو - اگر وہ خوشحال ہے تو تم بھی خوشحال ہو اور اگر تنگ حال ہو تو تم بھی تنگ حال - اسکے دشمن کو بالمواجہہ کہو کہ تو ہمارا دشمن ہے - اور اُسکے دوست کو کہ تو ہمارا دوست ہے - اس سے محبت نہ کرو جو اسپر موت کے تیر چلا رہا ہو بلکہ اگر قدرت ہو تو اسکو - اُس سے باز رکھو اور اگر استطاعت ہو تو ان تیرون کو چلانیوالے کے سینہ پر لوٹا دو - اور اگر طاقت نہ ہو تو بھی مصر کے ساتھ رہو نہ کہ زیادتی کرنیوالون کے ساتھ -

مصر کے لئے قابضین سے علاوہ اور بھی دشمن ہین جو اُنکے آلات اور نیز آلات فساد ہین پس دشمنون کا ذکر کرتے وقت خائنون کا بھی ذکر کرو - کیونکہ وہ دشمنون کے زمرہ مین ہین - یہ خائن وہ ہین جنہون نے وطن اور حب الوطنی کو فراموش کر دیا ہے - وہ قوم کی بہتری کے امین مقرر کئے گئے اور اُنھون نے اسکو خرابی وبربادی کا معرض بنا دیا - یہ وہ لوگ ہین جن کو مصر نے پرورش کیا پھر اوسکو تھوڑی سی تکلیف پہنچی تو وہ اب قابضین کے ہاتھ مین وطن کے برخلاف بربادی وتباہی کے اوزار بن گئے - یہ وہ لوگ ہین کہ جسقدر مدارج اور درجات مین ترقی کرتے جاتے ہین اوسی قدر اُن کے نفس تاریکی وگمراہی کی خندق مین گرتے جاتے ہین اور شرافت ملکی اور محبت وطنی اُن سے زایل ہوتی جاتی ہے - یہ وہ لوگ ہین جو کل دنیا کے روبرو اپنے وطن کو بیچ رہے اور باشندگان عالم مین خیانت وبے شرمی کا جھنڈا اُٹھائے ہوئے پھر رہے ہین - یہ وہ لوگ ہین کہ جب وطن عزیز دستگیری کیلئے اُنکی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو یہ اسکے شریف ہاتھ کو قطع کرنے کے لئے تلوار کھینچ لیتے ہین - یہ ہین وہ خائن لوگ اور ضرر پہنچانیکے لحاظ سے یہ سخت ترین اعداء ہین - خداوند کریم جانتا ہے کہ ان لوگون کی رگون مین صادق مصری خون نہین بلکہ خون فاسد جاری ہے اور یہ کہ جب یہ حیات ظاہری کی لذت چکھ چکین گے تو انپر سخت ترین عذاب وارد ہوگا اور جب وہ اپنی گذشتہ کرتوتون کا اپنے دل سے حساب کرینگے تو اُن کے نفس اُنپر سخت ملامت ونفرین بھیجینگے

ہم اکثر تاریخ مین پڑھتے ہین کہ جن لوگون نے اپنے وطنون سے خیانت کی اور دشمنون کی اپنے ممالک پر قابض ہونے مین مدد کی اُنکو اپنی خیانتون کا عوض ابناء وطن سے نہین بلکہ خود اُن دشمنون کے ہاتھ سے ملا ہے جنکی اُنھون نے خدمت اور امداد کی - خداوند تعالی کا یہ کلی قاعدہ ہے کہ وہ قاتل کو اُسکے عمل کے مکافات مین قتل کرتا ہے پس وہ ایسی شخص کے ساتھ جو اپنی قوم کی خیانت کرے اور اُن ہتیارون سے اُسپر تعدی کرے جو اسکو دشمنون سے ملک کے بچانیکے لئے دئے گئے جو سلوک کریگا ظاہر ہے -

بیشک خائنون پر عذاب وارد ہوگا اور اُنکے بیٹے اُن کے بعد سرون پر خیانت کا علم اُٹھائے پھرینگے اور آیندہ نسلون کے لئے تاریخ مین برا نمونہ باقی رہین گے -

دشمنون کیساتھ منافقین کا ذکر کرنا بھی واجب ہے - یہ وہ خائنین ہین جو خیانت کے تاریک لباسون مین فتنہ پردازی کر رہے ہین اور تمہارے سامنے مخلصین کی شکل مین ظاہر ہوتے ہین حالانکہ دشمنون کے ساتھ ملکر وہ کیسد کی چالین سوچتے رہتے ہین یہ لوگ دورخی اور دوزبانے ہین پس ان سے پوری طرح بچو اور انکی خفیہ کوششون کو باطل اور ان کے اعمال کو بیکار کرنیکے لئے بخوبی واضح کرو -

دشمنون کے ساتھ دخلاء کا بھی ذکر کرتے رہو اور تم مین سے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ دخلا کون ہین (دخلا جمع دخیل) یہ وہ اجنبی لوگ ہین جو ممالک غیر سے آکر مصر مین آباد ہو گئے ہین اور مقیم ہین - یہ لفظ زیادہ تر ارمنی اور شامی عیسایون پر وارد ہوتا ہے - فرانسیسی - جرمنی - اطالین وغیرہ یورپین اقوام کے جو لوگ باستثناء انگریزون کے مصر مین عارضی طور پر یا باستقلال تجارت وغیرہ کیلئے وارد ہین اونکو نزلا (جمع نزیل) پکارتے ہین اور انگریزون کو اس وقت محتلین (قابض) کہتے ہین - دخیل کے لفظی معنی غیر قوم کا آدمی جو دوسری

مین داخل ہوگیا ہو - دخل اُس قوم کو کہتے ہین جو اپنے تئین اُن لوگون سے منسوب کرے جنین سے وہ فی الحقیقت نہین ہے چنانچہ یہ شامی وارمنی خود کو مصری کہلانا چاہتے ہین مگر محب ملک اُن کو دخلای پکارتے ہین جسے وہ بہت چڑتے ہین اڈیٹر) - بیسے پچھلے برس دخلا کی نسبت جب تقریر کی تھی تو ان لوگون نے ایک طوفان بے تمیزی برپا کردیا تھا اور ظاہر کیا تھا کہ مینے دخلا سے کل شامیون سے مراد لی ہے اور یہ لوگ خلاف عظیم اور اختلاف کبیر برپا کرنے اور فتنہ وفساد متعوبانہ برانگیختہ کرنے پر کمربستہ ہوگئے مگر مین آج پھر ان لوگون کی نسبت بآواز بلند ذکر کرتا ہون اور کہتا ہون کہ شامیون مین سے اکثر مصر کے دوست ہین دخلا ایک مشہور جماعت ہے جو اپنے وطن کو ترک کرکے طلب رزق کیلئے مصر مین آئی - مصریون نے انکی کمال آؤبھگت کی اور اسکے حال پر بہت نوازش کی مگر اُس نے احسان کے بدلے برائی اور نیکی کے عوض بدی کی - اُن کی اور اُن کے وطن کی دشمن ہوگئی - اور ہر ایک ایسے مصری کی مخالفت پر کھڑی ہوگئی جو اپنے ملک کے حقوق طلب کرتا اور اپنی قوم اور ملک کی عزت وناموس کی حفاظت کرتا ہو -

کیا اس جماعت دخلاء کی مزید تعریف کرنیکی ضرورت ہے ؟ کیا یہ وہ لوگ نہین ہین جو مصری قوم ہر ایک صادق الحمیت مصری - مصر کے شرعی حاکم (سلطان المعظم) اور اسکے محبوب خدیو پر قوم کے روبرو لعن طعن کرنے پر کمربستہ ہین ؟ کیا وہ حمیت وطنی کے دشمن - خیانت کو فروغ دینے والے - اور مصر اور اسکے سیر حاصل اراضیات کی خرابی وبربادی مین سعی وکوشش کرنیوالے نہین ہین ؟ خطیب موصوف دخلاء سے مصر کے اخبارات مقطم وغیرہ کے مالکان ومعاونین سے جو انگریزون کے نمک خوار بلکہ مصریون کے سخت مخالف ہین اور دیگر ارمنی اور شامی عیسائیون سے مراد لے رہے ہین جو انگریزون کے ہوا خواہ ہین کل ارمنی وشامی ارکان وطن کی تعداد تین لاکھ کے قریب ہے - اڈیٹر) -

ان کو کیا ہوگیا ہے کہ جب ہم لفظ دخلاء کو زبان پر لاتے ہین تو وہ بآواز بلند بددعائین دینا شروع کردیتے ہین - حالانکہ وہ خود ہر روز ملک دشمنان ملک کے سپرد کردینے کی نصیحت کرتے اور خدیو مصر اور سلطنت عثمانیہ کی شان مین ادنی گالیان سنتے اور اغلظ وقبیح بدزبانی کرتے رہتے ہین ؟ کیا وجہ ہے کہ جب وہ کسی انگریز کو دیکھتے ہین تو اسکے سامنے سربسجود گر کر انکی صفت وثنا کے گیت گاتے ہین اور انکی صفت حب الوطنی کی تعریف مین آسمان کو سر پر اٹھا لیتے ہین اور جب کوئی اس وصف کا مصری پیدا ہوجائے جو اپنے ملک کو ویسا ہی عزیز جانتا ہو جیسے انگریز اپنے ملک کو - تو وہ اسپر قبیح ترین طعن وتشنیع شروع کردیتے ہین اور اوسے پاگل اور مجنون قرار دیتے ہین -

پس جب اہالی مصر اور بلاد مصر انکو حقیر اور اپنا دشمن سمجھتے ہین تو وہ اُن پر غضب آلود کیون ہوتے ہین ؟ کیا یہ وہی لوگ نہین ہین جنہون نے اخبارون کے صفحے دولت عثمانیہ کی مذمت وتنقیص مین سیاہ کردئے اور عیدون کے موقعہ پر اس مضمون کے ضمیمے شایع کئے کہ عرش خلافت سے خلیفہ اسلام کی معزول ہونے اور خلافت عظمی کے املاک کی تقسیم کا وقت قریب پہنچ گیا ہے حالانکہ باین ہمہ یہ اسبات کے مدعی ہین کہ وہ دولت عثمانیہ اور عثمانیون کی خدمت کررہے ہین مگر ہم آج اُن کو سلطنت عثمانیہ کے اپنے دشمنون پر کامل فتح پانے اور اُسکے ایک عظیم الشان طاقتور سلطنت ظاہر ہونے پر نوحہ وبکا کرتے اور سوگ مین بیٹھے ہوئے پاتے ہین - کیا ان کرتوتون کے بعد بھی ان لوگون کو تعجب ہوتا ہے کہ ہم اُن کو دخلا کے نام سے کیون پکارتے ہین اور کیون قوم سے انکی اہانت وتحقیر کرنیکی درخواست کرتے ہین -

مصر مین کوئی مکر وفریب ظاہر نہین ہوتا جسکے کرنیوالے وہ نہ ہون ملک کے سچے خادمون پر طعن کرنیوالا کوئی ایسا شخص کھڑا نہین ہوتا جو انکی کٹ پتلی نہ ہو - کیا یہ وہی نہین ہین جنہون نے دنیا مین یہ مشہور کررکھا ہے کہ مصری لوگ وحشی اور سخت متعصب ہین اور کل یورپین وارد مین (نزلاء) کے قتل کا ارادہ رکھتے ہین - کیا اس سرتاپا غلط بے بنیاد خبر کے پھیلانیوالے وہی نہین ہین ؟

مین حیران ہون کہ مصر مین کونسا مذہبی تعصب ہے - جو شخص اقطار عالم مین گشت کرچکے ہین وہ بلا شک وشبہ میرے ہمصفیر ہوکر اس امر کے معترف ہون گے کہ مصری اکثر اقوام متمدنہ ومہذبہ سے مذہبی جوش مین مستدل اور میانہ رو ہین - کیا ہمارے ملک کے یونانی وارد مین نے دولت علیہ کے برخلاف زور وشور سے کارروائی نہین کی - حالانکہ وہ عثمانیہ اسلامیہ سرزمین مین ہمارے درمیان بسر اوقات کررہے ہین (خطیب موصوف اسکندریہ وغیرہ کے یونانیون کے چندہ کرنے اور یونان کو مجاہدین بھیجنے کی طرف اشارہ کررہے ہین - اڈیٹر) کیا کسی ایک مصری نے بھی اس بات سے ناراض ہوکر اُن پر کچھ زیادتی کی کیا مصری قوم نے اُن کے برخلاف کوئی شورش برپا کرکے اُن کی امدادی کارروائیون کو بند کردیا ؟ ہرگز نہین - ایک مصری نے بھی اُن پر زیادتی نہ کی - بلکہ اُن کو اُنکے حال پر چھوڑ دیا اور گو ہم مین سے سب اُن کے اعمال کو ناپسند کرتے تھے اور ہماری اغراض اُن کی اغراض وخواہشات کے مخالف تھین - پھر بھی اُنکی مخالفت کرنیکے بجائے ہم مین سے اکثر اُنکی حب الوطنی پر متعجب ہوتے تھے -

اگر مصر مین مذہبی تعصب ہوتا تو یہ دخلاء ان ممالک مین کیسے مقیم ہوسکتے مجھ وحشی اور مہذب اقوام مین ایک بھی ایسی دکھا دو جو اس بات پر راضی ہو کہ اُسکے ملک مین اجنبی لوگ بسر اوقات کرین جن کا کام اُسپر طعن وتشنیع اور اس کے برخلاف اظہار عداوت اور اسکی مخالف خفیہ وظاہر اعمال کرتے رہنا ہو ؟ خدا اُن دخلاء کو (جو ملاعین بموجب حدیث شریف "داخل النسب ملعون" خواہ مخواہ مصری بنے بیٹھے ہین اڈیٹر) برباد کرے ! - کوئی دن بلکہ کوئی لحظہ ایسا نہین گذرتا جسمین وہ کوئی نیا مکر وفریب برپا نہ کرتے ہون - آجکل وہ اکثر قبطیون کو (قبطی مصر کے قدیم باشندے ہین - انکا مذہب عیسائی ہے اور اپنا علیحدہ طریق رکھتے ہین جو اسکندریہ مین رہتا ہے انکے اعتقادات کسیقدر کلیسائی یونانی سے ملتے جلتے ہین - اڈیٹر) - اس مرض سے دھوکہ دے رہے ہین کہ اُن کے سرون مین خودسری کی ہوا بھر کر قبطیون اور مسلمانون مین جو اپنے وطن عزیز مین بھائیون کیطرح گذر کررہے ہین بغض وعداوت پیدا کردین وہ انکو بٹی پڑھا رہے ہین کہ مسلمان مصر مین مسافر اور اجنبی ہین - ملک اکیلے قبطیون کا ہے - وہی اکیلے قدیم مصریون کی نسل مین سے ہین - ملک کے حقیقی مالک وہی ہین - اور کل دوسرے لوگون کی نسبت مناصب وعہدہ ہائے جلیلہ کے وہ زیادہ مستحق ہین -

اِن مفتریون کا یہ ایسا جھوٹ ہے جسکی تائید کسیطرح نہین ہوسکتی اور ایسا افترا ہے جسکی خود تاریخ تکذیب کررہی ہے - مصر کے مسلمان لامحالہ مصری ہین اور اُن کا بہت بڑا حصہ قدیم مصریون کی نسل سے ہے اگر یہ بات نہین تو قدیم مصری امت (جو تعداد مین ایک کروڑ سے کم نہ تھی) اگر سرے غائب ہوئی کہ اب آسمین سے پانچ لاکھ سے زیادہ متنفس باقی نہین رہ گئے - تاریخ سے پوچھو کہ آیا مسلمانان مصر آسمین مسافر الوطن ہین یا اُسی کے ابناء حقیقی ہین تو وہ یہ شایستہ ومعقول جواب دیگی کہ ایک دفعہ بعض عمال مصر نے خلیفہ سے التجا کی کہ مصریون کو اسلام مین داخل ہونیسے روک دیا جائے کیونکہ جزیہ کم ہوگیا ہے اور بیت المال کو روپیہ کی ضرورت ہے - خلیفہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ (صلعم) جہانتک نور اور دین پھیلانے کیلئے بھیجے گئے تھے نہ کہ لوگون سے جزیہ جمع کرنے لئے - اسی طرح کی ہزارہا تاریخی دلیلین موجود ہین کہ مصر کے مسلمانون کا بڑا حصہ قدیم فراعنہ کی نسل مین سے ہے - تو پھر کیا محض دین اسلام قبول کرلینے سے مصری خون اور مصری قومیت کو بدل دیا ہے ؟ ہرگز نہین - اور جو لوگ اِس طرح کا قضیہ پیش کرتے ہین وہ بیشک عیسائیونکو مسلمانون کے برخلاف ابھارنے کی دعوت کررہے ہین -

مگر ہم فرض کرلیتے ہین کہ مسلمانان مصر قدیم مصریون کی اولاد نہین ہین تو کیا صدیون سے ملک مین رہنے اور انکا توالد وتناسل ہونے سے بھی ان کو مصری قومیت اور مصر کے باشندی ہونے کا حق حاصل نہین ہوا - کیا امریکن لوگ جو قدیم امریکنون کی نسل سے نہین ہین غیر امریکی ہین ؟

لیکن خوشی کا مقام ہے کہ دخلاء کے مکر وحیل کی کوئی پیش نہین جاتی - عام مصری ایسے نادان نہین کہ انکا فریب کھا جائین اور خاصکر قوم اقباط کے عقلا سچے محب ملک ووطن ہین اور وہ ان مفتور ومنحوس دشمنون کے ہاتھ مین کبھی اوزار نہین بن سکتے - پس مین مسلمانون سے پہلے صادق الحب قبطیون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ ان جھوٹون کے مقابلہ پر کھڑے ہوکر کل دنیا پر واضح کردین کہ مصری قوم ایک جان ہے اور وہ اپنے دشمنون کے برخلاف بالکل متحد ہے - (باقی آیندہ)

اردو اخبارات کے نرخ زر سالانہ ہندوستان ان کے نرخ زر سالانہ بیرون ہند
عالمگیر غازی ایڈیٹر الحرمین الشریفین ۱۲ روپیہ ۱۲ روپیہ
وکیل امرتسر ۱۰ روپیہ ۱۰ روپیہ
وطن ۱۰ روپیہ ۱۰ روپیہ
وکیل نمبر ۵ جلد ۳ ۳ مطبوعہ ۱۲ - جولائی ۱۹۰۹ء

**کلکتہ** مین یکم جولائے کے بعد پھر فساد نہین ہونے پایا۔ گو اس سے بعد بھی چند دنون تک پولیس کو سخت اندیشہ رہا۔ اور دیہات ملحقہ کے مسلمان بہ تعداد کثیر شہر مین داخل ہونیکی کوشش کرتے رہے مگر پولیس اونکو واپس لوٹا دینے مین کامیاب ہوتی رہی۔ کلکتہ کے انگریزی اسلامی اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل ٹاگور خاندان کا مذہبی تعصب اس بلوہ کا محرک ہوا ہے جسپر پولیس کی ناعاقبت اندیشی اور جابرانہ کارروائی نے اور زیادہ بھڑکا دیا۔ مسجد کا مقدمہ ہائی کورٹ تک پہونچنے کی خبر غلط ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے آگے نہ بڑھا تھا کہ مہاراجہ جوتیندر موہن ٹاگور کیطرف سے بذریعہ عرضداشت دخل ارضی ملنے اور عمارت گرائی جانے کی درخواست اجرا گذری۔ اور پولیس سے استمداد لیگئی کہ مسجد گراتے وقت مسلمان مزاحمت نہ کرسکین۔ مسلمانون نے مقدمہ سے پہلے راجہ صاحب سے درخواست کی تھی کہ قیمت مناسب لے کر مسجد کی زمین ہمارے پاس فروخت کردو۔ لیکن راجہ صاحب ایک ہندو مالک کی پاک زمین کو ایسی چیز کے وجود سے کب بہرشٹ کرنا گوارا کرسکتے تھے۔ زمین رقبہ مین صرف ۱۳ چھٹانک یعنی دو یا تین مربع گز ہے۔ مسجد کی عمارت پولیس کی موجودگی مین ۴۸ رجون کو گرائی گئی۔ مسلمان جمع ہوئے۔ مگر سرکاری ملازمون کا مقابلہ کرنا مناسب نہ سمجھکر منتشر ہوگئے۔ اور رات کے وقت اتفاق کرکے منہدمہ مسجد کی جگہہ ایک پختہ مسجد تیار کرلی۔ مہاراجہ صاحب کے اہلکارون نے پھر پولیس سے مدد مانگی جس نے موقعہ پر پہونچکر مسجد گرائے جانے کا حکم دیا۔ حالانکہ قانوناً وہ ایسی دست اندازی کرنے کی مجاز نہ تھی۔ مگر مہاراجہ کے ملازمون کو اجازت دینے پر کفایت نہ کرکے پولیس کے سپاہی خود عمارت گرانے لگ گئے۔ مہاراجہ کے نوکر الگ ہی کھڑے رہے۔ اور اونہون نے چند منٹون مین صفائی کردی۔ پولیس کی اس بیجا حمایت سے مسلمان سخت برافروختہ ہوگئے۔ اور جب مہاراجہ کے آدمیون نے مسجد کی جگہہ اُسی وقت پیپل کا درخت نصب کرکے ایک بُت کھڑا کردیا تو وہ اپنے آپسے باہر ہوگئے۔ اور پولیس کے ساتھہ جسکے ہندو سپاہی اور افسر مسلمانون کو سخت مغلظات سنا رہے تھے مقابلہ پر تیار ہوگئے۔ جسکا جو خمیازہ اونکو اُٹھانا پڑا وہ پچھلے ہفتہ کے اخبار مین ناظرین پڑھ چکے ہین۔ جاہل مسلمانون کی خودسری سے ماروواڑی سوداگرون نے جو قانون قمارکی سے ناراض ہین۔ اور نیز بعض پولیٹکل مفسدہ پرداز بنگالیون نے فائدہ اٹھاکر کلکتہ کے دیگر محلون مین گنڈون سے فساد کرادیا۔ اور تار و ٹیلیفون کی تارین کٹوادین۔ جن سب حرکات بد کا الزام اب بیچارے مسلمانون کے سر پر ہی تھوپا جارہا ہے۔ مسٹر جیمز صاحب کمشنر پولیس نے جو تازہ تازہ اس عہدہ پر مامور ہوئے ہین۔ خاندان ٹاگور کی اس قدر بیجا طرفداری کی اور بے علم و جاہل مگر کٹر مسلمانون پر جو زعم خود اپنے پاک مذہب کی اہم ترین خدمت ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے اور جو نرمی و پیار سے فوراً راہ راست پر آجاتے۔ سرکاری رعب و داب کو قائم کرنے کے لئے ایسی جابرانہ کارروائیان کین کہ آخرکار مسلمان اصل محرکین فساد کو بالکل فراموش کرکے انگریزون کو اپنا دشمن جاننے لگ گئے۔ اور ہندو بنگالیون کو چھوڑکر یورپین لوگون کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے اور کئی فرنگیون کو جو اونکے سامنے آئے ذلیل و بیحرمت کردیا۔ چنانچہ انکو اپنی حفاظت کا اس قدر خیال ہوگیا کہ کلکتہ کے سوداگران اسلحہ کی دوکانین چند گھنٹون مین پستولون اور ریوالورون سے خالی ہوگئین۔ پانچسو والنٹیرون کو سرکار کیطرف سے ہتیار تقسیم کئے گئے۔ اور ایک سو پیس نئی والنٹیر بھرتی ہوگئے۔ گورہ فوج دم دم سے منگوائی گئی جسکے دو سپاہی گرمی سے راستہ مین مرگئے اور کئی سخت بیمار ہوگئے۔ اور غالباً یہ فساد اور زیادہ بڑھتا جاتا۔ مگر کلکتہ کے معزز مسلمانون نے بمصداق۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ اولاً یہ اعلان مشتہر کرکے مسلمانون کے جوش کو سرد کیا کہ مہاراجہ صاحب نے زمین کا بیعنامہ منظور کرلیا ہے اور بعد مین اونکو سمجھا دیا کہ غیر کی ملکیت پر مسجد بنانا یا کہنا اسلام کے پاک مذہب کی رو سے قطعاً ممنوع ہے اور ایسی عمارت مین ہرگز نماز روا نہین۔ اگر یہی دور اندیشی ابتدا مین مسٹر جیمز برتتے تو قیصرہ ہند کی مسلمان رعایا کی سیکڑون جانون کا خون اس طرح پانی کی طرح بہنے نہ پاتا۔ مگر آفرین ہے کلکتہ کے انگلو انڈین اخبارات کو کہ گورنمنٹ اور اوسکے عمال کو اس ناعاقبت اندیشی پر ملامت کرنے کی بجائے اُلٹا اونپر الزام لگاتے ہین کہ مفسدین سے بہت نرم برتاؤ کیا گیا ہے اور گورنمنٹ کے رعب و وقار مین فرق ڈالا گیا ہے۔ جو صرف اسی طرح سے قائم رہ سکتا تھا کہ کل مسلمانون کو توپون کے گراب سے اُڑا دیا جاتا۔ یہ وہی رحمدل اور رقیق القلب حضرات ہین جنہون نے مفروضہ مظالم آرمینیا پر جن مین ابتدا اردو سو سے زیادہ عملاً بغاوت کرنے اور ڈائنامیٹ سے سرکاری مکانات اور فوج کو برباد کرنے والے ارمنی بدباطن ہلاک نہین ہوئے تھے۔ زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے اور ظالم ترکون کو فی الفور نیست و نابود کردینے کی صلاح و مشورہ دیتے تھے۔ مگر دیکھئے جو مسلمان پولیس اور فوج کی گولیون سے بچ رہے ہین۔ اور گورنمنٹ اونکو توپون سے اُڑا دینے مین سخت غلطی کی ہے وہ کب دھاوا کرکے کلکتہ اور قلعہ فورٹ ولیم کو سرکار سے چھین لیتے ہین۔ بہرکیف نادان مسلمانون کو اپنی جہالت کا ایسا سبق مل چکا ہے کہ اگر اب اونکے سامنے اونکی جامع مساجد کو بھی گرادیا جائے تو کامل یقین ہے کہ وہ سر اُٹھاکر نہ دیکھین گے۔ مجروحین کی تعداد ابھی تک ٹھیک معلوم نہین ہوئی۔ گرفتار شدگان کا شمار ۴۵ یا ۴۷ بتایا جاتا ہے۔ جنکی تحقیقات غالباً ایک یورپین سپیشل (خاص) مجسٹریٹ کریگا۔ بطور حفظ ماتقدم دارجیلنگ سے بریگیڈر جنرل برگز صاحب نے ۱۰۔ جولای کو کلکتہ پہونچکر مقامی فوج کا چارج لے لیا ہے اور اس قسم کے فسادون کو فوراً فرو کرسکنے مین آسانی پیدا کرنے کی غرض سے شاید کلکتہ کے بازارون اور گلیون کو سیدھا کرنیکا انتظام کیا جاوے۔ تاکہ فوج کو حملہ کرنے اور توپین وغیرہ چلانے مین دقت ہو۔ کلکتہ کے مسلمان رؤسا کل قوم کے شکریہ کے مستحق ہین کہ انہون نے نہایت مستعدی و سرگرمی اور لیاقت سے اپنے ہم مذہبون کو اور زیادہ گرفتار بلا ہونے سے بچالیا۔ مگر ابھی تک یہ معلوم نہین ہوا کہ مقتولین و مجروحین کے پسماندون کی دستگیری کے لئے بھی جو گورنمنٹ کے عمال کی ناعاقبت اندیشی ایک چالاک مخالف قوم کے تعصب مذہبی اور اپنی نادانی و جہالت کا شکار ہوئے ہین۔ کوئی کارروائی کی گئی یا کی جائے گی کہ نہین۔ +

---

**انجمن اسلام** بمبئی نے ۱۰ جولائی کی شام کو بصدارت مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی جج ہائی کورٹ بمبئی جلسہ کرکے پونا کے دردناک حادثہ پر اظہار افسوس کیا۔ اور میر مجلس موصوف نے گورنمنٹ کے حق مین بمبئی کے بعض مسلمان اخبارات کی مخالفانہ تحریرون پر آزردگی ظاہر کرکے قوم سے استدعا کی کہ ایسی اخبارات کی سرپرستی اور معاونت سے کنارہ کرجائے۔ یہ لوگ آزادی اور مناسب نکتہ چینی کو سمجھنے کی قابلیت ہی نہین رکھتے۔ مسٹر ممدوح کی رای مین کسی نئے قانون کو نافذ کرنیکی ضرورت نہین۔ موجودہ قانون (دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند) مفسدہ پرداز اخبار نویسون کی گوشمالی کے لئے کافی ہے۔ اکثر اینگلو انڈین اخبارات بھی یہی رائے ظاہر کرتے ہین۔ بہرحال اسمین کوئی شک نہین رہگیا کہ گورنمنٹ اس معاملہ پر کافی غور کررہی ہے اور وہ عنقریب اول تو موجودہ قانون ہی کے ذریعہ مفویانہ تحریرات کی اشاعت کا انسداد کرنے کی تدبیر کرے گی۔ اور اگر یہ کافی نہ ثابت ہوا تو کچھہ اور انتظام کرے گی بمبئی کیطرف گورنمنٹ ایسی چوکنا ہوگئی ہے کہ بمبئی کے ایک قہوہ خانہ مین کسی مسلمان اخبار نویس نے کچھہ پرجوش تقریر کی تو اوسکی خبر فوراً احکام تک پہونچگئی اور دوسرے دن قہوہ خانہ کا لائسنس ضبط کرکے اوسے بند کردیا گیا۔ +

---

**یونان** کی مالی حالت ایسی ردی ہوگئی ہے کہ سرکاری گوداموں مین کئی برسون سے جو اناج اور منقی جمع ہورہا تھا اور جسکی مقدار اب ۲۳ لاکھہ ۵۰ ہزار لیتر (لیتر فرانسیسی پیمانہ = ۶۱ مکعب انچ کے برابر) تھی ۳۵ درہم (درہم = ۱۰ر) فی ہزار لیتر کے نرخ سے منڈی مین بیہنچکر فروخت کردیا ہے یہ قیمت معمولی قیمت سے بدرجہا کم ہے۔ گورنمنٹ یونان کو تھسلی کے تارکان وطن پر جو اتھنز مین پناہ گزین ہین ۲۰ ہزار درہم یومیہ خرچ کرنے پڑتے ہین۔ +

فرانس کا اخبار موسومہ ڈی ماٹن (لفظی معنی علی الصباح) مورخہ ۳۱ - مئی ایک مضمون بعنوان "بیداری اسلام" تحریر کرکے عیسائیون کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر وہ مسلمانون کو اور زیادہ مہلت دین گے۔ اور اونکو فی الفور برباد نہ کر دینگے۔ تو عنقریب کل دنیا کے مسلمان متفق ہوکر عیسایون کو نیست و نابود کر دینگے اخبار مذکور کی رائے مین عساکر عثمانیہ کی تازہ فتحیابی نے مسلمانون کو بیدار کرنے مین بہت مدد دی ہے۔ لیکن اس سے پہلے بھی مسلمان غافل نہین تھے۔ اونکی تعداد اور پولیٹیکل طاقت مین ہر وقت کچھ نہ کچھ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ پچھلے پچاس برسون مین افریقہ کے وسط مین تین عظیم الشان اسلامی سلطنتین قایم ہوگئی ہین۔ مہدی کی سلطنت سوڈان نیلی (مشرقی سوڈان) مین۔ سنوسی کی حکومت طرابلس الغرب کے نواح مین اور رباح (غلام زبیر پاشا سابق مصری گورنر سوڈان) کی مملکت جھیل چاڈ کے ارد گرد۔ ان تینون سلطنتون کی ذریعہ افریقہ مین اسلام بسرعت تمام پھیلتا چلا جارہا ہے۔ رباح کا دارالخلافہ کوکا مین ہے۔ اور اوسکا مذہبی اقتدار تمام علاقجات خط استوا کے دیسی قومون پر ہے اور اوسکے نائب کل ممالک ملحقہ مین اسلام کی اشاعت کر رہے ہین۔ پہلی دونون مملکتون کا اقتدار ریاست وادیلائی (جسکا بادشاہ بمعہ رعایا تین چار برس ہوئے مسلمان ہوگیا تھا۔ یہ سوڈان کے جنوب مین واقع ہے) سے لیکر دارفور تک بالاستقلال قایم ہوچکا ہے۔ اور شیخ سنوسی کے جانشین امام جنبوب رئیس سنوسیین کا اثر ممالک الجزایر وغیرہ مین بدرجہ کمال سرایت کر گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ سنوسی مسلمانون کو عیسائیون کے برخلاف علانیہ فساد کرنیکی تلقین نہین کرتے مگر وہ مسلمانون کا عیسایون کے ماتحت رہنا بھی پسند نہین کرتے۔ اور الجزایر وغیرہ کے مسلمانونکو جو فرانس کے ماتحت ہین دارالحرب (یعنی ممالک کفار) سے نکلکر دارالسلام (ممالک مسلمین) مین چلے جانے کی دعوت کرتے رہتے ہین۔

عساکر عثمانیہ کی فتح سے دارالخلافہ عثمانیہ سے لیکر فیض (پایہ تخت مراکو) تک اور بغداد سے لیکر زنجبار تک اور کلکتہ سے لیکر ٹمبکٹو (مغربی افریقہ مین جھیل چاڈ کے قریب بہت بڑا شہر) تک تمام مسلمانون مین جوش پیدا ہوگیا ہے۔ اور مسلمانون کو خلافت عثمانیہ کی امداد و اعانت کا اسقدر خیال ہوگیا ہے کہ اس برس سیر شریف مکہ تک نے جو ہر سال باب عالی سے بیش بہا ہدایا اور انعام و اکرام پانے کا عادی ہو رہا ہے تحفے لینے سے انکار کر دیا۔ کہ یہ روپیہ بھی سلطنت کی تقویت پر خرچ ہو۔ اسی طرح ٹرپولی (طرابلس الغرب) ٹیونس۔ الجزایر۔ مراکو اور مصر کے مسلمانون مین بھی سلطنت علیہ کی معاونت کرنے کے لئے زبردست تحریک شروع ہوگئی ہے۔

الغرض اخبار مذکور اسطرح کے بہت سے واقعات گنکر جنکو وہ بیداری اسلام کی وجہ ثبوت مین پیش کرتا ہے۔ عیسایون کو مندرجہ بالا نصیحت کرکے دینا کو اپنی بے تعصبی امن پسندی اور ہمدردی بنی نوع انسان کا بھی ثبوت نہین دیتا بلکہ ظاہر کر رہا ہے کہ تعصب مذہبی کے مرض نا ہنجار مین فقط انگلو انڈین اخبارات ہی شامل نہین ہین۔ اور وہی عیسایون کو مسلمانون کے برخلاف بھڑکانے مین مشاق نہین بلکہ تقریباً کل عیسائی اخبار نویسون کی یہی کیفیت ہے۔ اور ان ناعاقبت اندیشون سے سخت اندیشہ ہے کہ وہ ہر وقت یہی باتین سناتے رہنے سے ایکدن عیسائیون اور مسلمانون کو آپس مین بھڑا کر رہینگے۔ ہان خداوند کریم اگر اونکو ہر وقت ہدایت عطا کر دے تو دوسری بات ہے +

---

مہم توخی - ۳ - جولائی کی صبح کو جبکہ جنرل ایجرٹن بمعہ سٹاف میران شاہ سے بویا کو جا رہے تھے بموضع اخوندم سے اونپر ایک گولی چلائی گئی۔ اسپر اردل کی فوج موضع مین گھس گئی۔ اور بندوق چلانیوالیکو جو مہمت خیل سے تھا پکڑ لیا۔ اوسنے کوئی معقول جواب نہ دیا۔ اور بمعہ ایک اور آدمی کے بویا مین لایا گیا اسی تاریخ کو دن کے دس بجے موضع بویا سے دو میل دور بیس تیس وزیریون نے کمسریٹ کے چھ اونٹ لوٹ لئے۔ دو ساربان ساتھ تھے۔ ایک مارا گیا۔ دوسرا زخمی ہوا۔ دوپہر کیوقت بویا اطلاع پہونچنے پر پچاس سپاہی وہان سے اور تیس میران شاہ سے تعاقب مین روانہ کئے گئے۔ جو ۵ مسلح آدمیون کو گرفتار کرلائے۔ انمین سے بعض درختون پر اور بعض نالون مین چھپے ہوئے تھے۔

وادی توخی کے اوس حادثہ مین جو اس مہم کا باعث ہوا ہے کہا جاتا ہے وزیریون کے ایک سو آدمی ہلاک ہوئے جنمین سے ۴۵ توپون کے گولون کا شکار ہوئے۔

۴ - جولائی کو بویا کے کیمپ مین رات کیوقت وزیرون نے گولیان چلائین۔ جنسے صرف چند خیمون مین سوراخ ہوئے۔ کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ اسکی وجہ غالباً یہ ہوگی۔ کہ سپاہی گڑھے کھود کر اونمین لیٹے ہونگے۔ کیونکہ سرحدی لڑائیون مین عموماً یہی اصول برتا جاتا ہے۔ کہ خیمہ کے اندر بھی گڑھے کھودلئے جاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ ماسیل اور محسود وزیری اپنے گھر چھوڑ کر اب بمقام کوٹ نامی مقیم ہین۔ اور انہون نے اپنے قبایل اور مویشی منگل اور کہوسٹ کیطرف بھیجدئے ہین۔ اور خود انگریزی فوج کے مقابلہ کی تیاریان کر رہے ہین۔ دیگر قبایل کے اکثر آدمی رائفلون اور تلوارون سے مسلح ہوکر ایک جگہ جمع ہو رہے ہین اینگلو انڈین اخبار اس خبر پر بڑی خوشی ظاہر کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ یہ خبر درست ہو تاکہ میکسم اور کلدار توپین اونکا آسانی سے چند منٹونمین قلع قمع کر سکین۔ (کیا عمدہ ہمدردی اور رحمدلی ہے؟) یہی اخبار راوی ہین کہ وزیریون نے امیر صاحب سے امداد کی درخواست کی تھی۔ مگر امیر صاحب نے جواب دیا کہ تم لوگ قزاق اور لوٹیرے ہو۔ اور مجھے اور برٹش گورنمنٹ کو ہر وقت تکلیف دیتے رہتے ہو۔ جبتک تم سرکار انگریزی کی تابعداری اختیار نہ کرو مین تمہاری مدد نہین کرنا چاہتا۔ چنانچہ امیر صاحب نے اپنے افسرون کو حکم دیدیا ہے کہ کسی وزیری کو افغانی علاقہ مین داخل نہونے دین +

۷ - جولائی کو آدھی رات کے وقت کیمپ داتاخیل مین ایک وزیری نے پندرہ قدم کے فاصلہ تک پہنچکر ایک سنتری کو گولی سے ہلاک کیا۔ عید کے دن ۶ - جولائی کو ایک سکھ سپاہی کو گولی لگی جو میران شاہ جا مرا۔ میران شاہ کیمپ پر بھی گولیان چلائی گئین۔ ۷ - جولائی کی رات کو چار پانچ آدمی دوبارہ داتاخیل کے کیمپ کے بازار مین گھس آئے۔ اور ایک بنیا کو تلوار سے سخت زخمی کر گئے۔ بکٹکے سپاہیون نے باڑھین ماریں مگر وزیری نلوہ پچکر نکل گئے۔ گورہ فوج ۹ - تاریخ کو بمقام سیدگی پہونچگئی۔ خوشحال گڈھ سے بنون آتے وقت گرمی سے اوسے بہت تکلیف ہوئی۔ ۲ - گورے راستہ مین مر گئے۔ ان دونون مقامات کے درمیان کمیسریٹ کے چھکڑون اور باربرداری کے مویشی کا ہر وقت تانتا لگا رہتا ہے۔ دولفٹنٹ ڈیرہ اسمعیل خان سے سات سوار اونٹ لیکر بخیریت بنون پہونچگئے۔ ۸ کو وزیریون کی ایک جماعت نے سیدگی سے پرے قافلہ رسد کے عقب پر حملہ کیا۔ سیدگی سے فوراً ایک سکھ پلٹن کا گیا جسنے ۷ کو زخمی ایک کو قتل اور بہت سے وزیری گرفتار کر لئے۔ قیدیون مین اکثر سرحدی فوج (لیوی) کے سپاہی پائے گئے۔

---

مدراس گورنمنٹ نے امداد قحط زدگان بسال گذشتہ اور سال رواں مین ۲۵ - لاکھ روپیہ خرچ ہونیکا اندازہ لگایا ہے ۹۶-۱۸۹۷ء مین ۴ لاکھ ۹۶ ہزار خرچ ہوا۔ باقی روپیہ ۹۷-۱۸۹۸ء مین خرچ ہوگا۔ انمین سے سات لاکھ دیہاتی سڑکون کی تعمیر و درستی پر اور تین لاکھ توسیع آبپاشی پر خرچ کئے جائین گے۔ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ایک پراونشل گورنمنٹ کو دیہاتی راستون اور سڑکون جیسے ضروری کام کیطرف جنکی ناگفتہ بحالت سے دیہاتی آبادی کو بے اندازہ تکلیفین اٹھانی پڑتی ہین توجہ ہوگئی ہے۔ لیکن قحط کے موقع پر اگر وہ توسیع آبپاشی پر زیادہ زور دیتی تو بہت مناسب تھا۔ کیونکہ سڑکین اور راستے گو کیسے ہی ضروری کیون نہون مگر پھر بھی وہ صرف آسایش بہم پہونچانیکا ذریعہ ہین۔ اور توسیع آبپاشی قوت مامحتاج مہیا کرنیکا وسیلہ۔

---

پنجاب یونیورسٹی کو قایم ہوئے پندرہ برس ہوئے ہین مگر وہ علوم شرقی۔ آرٹس اور قانون کی فیکلٹیون مین ڈگریان عطا کر سکتی ہے۔ حالانکہ مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ الہ آباد کی یونیورسٹیان جنمین سے پہلی تین چالیس برس کی ہین۔ ضرور قانونی اعزازی ڈگریان عطا کرنیکا اختیار رکھتی ہین۔ وہ اسقدر نوعیت پر قناعت نکر کے لوکل گورنمنٹ سے ملتجی ہوئی تھی کہ سفارش کرے اوسکو سائنس کی فیکلٹی مین بھی ڈاکٹر کی اعزازی ڈگری اور بنکل فیکلٹون مین ماسٹر کی ڈگری عطا کرنیکا اختیار دیا جاوے۔ لیکن یہ درخواست منظور نہین کی +

# مراسلات

## قابل توجہ مسلمانان و انمباڑی و پیارمپیٹ (علاقہ مدراس)

اسلامی دنیا مین مظلوم مسلمانان کریٹ کی امداد کے متعلق جو جوش پھیلا ہوا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہین ہین دیکھتا ہون کہ یہ جوش ہمدردی محض زبانی جمع خرچ پر ہی محدود نہین ہے۔ بلکہ بہت سی نظیرین ایسی دیکھی گئی ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر شہرون مین ہمدردان قوم وفور ہمدردی اور اخوت اسلامی سے کمیٹیان قایم کرکے ستم رسیدہ خانمان برباد مظلوم مسلمانان کریٹ کے لئے چندہ جمع کرنے مین مصروف ہین۔ اگرچہ ان اصحاب کو ابھی ایسی کامیابی حاصل نہین ہوئی جسے پوری کامیابی کہا جاسکے۔ مگر مین امید کرتا ہون کہ انکی سچی ہمدردی اور سچا اسلامی جوش انہین اپنے اس نیک ارادے مین انشاء اللہ ضرور کامیاب کرے گا۔ مندرجہ بالا حالات سے ناظرین نتیجہ نکال سکتے ہین کہ مسلمانان ممالک غیر اور اہل اسلام ماتحت گان ہندوستان مین ابھی اس ہمدردی و حمیت اسلامی کا وجود باقی ہے جسکی اسلام ہمین تعلیم دیتا ہے۔ اگرچہ آجکل کے مسلمانون مین وہ اعلیٰ درجہ کی اخوت اسلامی اور سچی ہمدردی نظر نہین آتی جو سلف کے مسلمانون مین تھی۔ مگر جو کچھ اس وقت ہم دیکھ رہے ہین فی زمانہ وہ بھی بہت غنیمت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس عمومی تعلیم اگر کوئی مقام اس سے مستثنیٰ ہے تو وہ ہمارا شہر وانمباڑی ہے۔ جس مین جوش اسلامی اور حمیت و ہمدردی کا نام و نشان تک نہین پایا جاتا۔ ہم لوگ کچھ ایسی میٹھی نیند سو رہے ہین کہ گویا دنیا و مافیہا کی کچھ خبر ہی نہین۔ کریٹ مین ہزارون مسلمان بچے یتیم رہ گئے۔ سیکڑون عورتین بیوائین ہوگئین۔ ہزارون مسلمان بے خان و مان ہوگئے۔ مسلمان تو مسلمان دوسرے مذاہب والے منصف مزاج اصحاب ان مظالم کی داستانین سنکر جو وہان کے غریب و بیکس مسلمانون پر توڑے گئے ہین۔ اظہار ہمدردی کر رہے ہین۔ اور انکی امداد کے لئے چندے دے رہے ہین۔ جب یہ صورت ہو تو کیا مسلمانون کے لئے یہ ضروری نہین ہو کہ وہ اپنے مظلوم بھائیون کی امداد مین حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کرین۔ ہماری شہر کے رؤسا اور معززین بالخصوص جناب چلمکار حاجی شیخ میران صاحب و جناب مدیکار زین العابدین صاحب و جناب اساغنی عبدالقادر صاحب و جناب حاجی بدرالدین صاحب و جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اور اسی درجہ کے دیگر اصحاب اگر علو ہمتی کو کام فرما کر ان ستم رسیدہ مظلوم مسلمانان کریٹ کے لئے جنکو وہان کے مفسدین نے بجائیت یونانی عیسائیون کے برباد کر دیا ہے۔ کچھ کرنا چاہئین۔ اور اپنے ماتحتون اور دیگر باشندگان شہر کو اس نیک کام مین شریک ہونے کی ترغیب و تحریص دلائین تو وانمباڑی سے بھی ایک معقول رقم چندہ کی فراہم ہوسکتی ہے مجھے قوی امید ہو کہ ان حضرات کی سعی بہت کچھ کامیاب ثابت ہوگی۔ علاوہ ازین اگر جناب مولوی عبدالرحمن صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب پیارمپیٹی اپنی کوششون کو اس کار خیر مین صرف کرین تو انکی سعی بھی بہت کامیاب ہوسکتی ہے۔ کیونکہ پیارمپیٹ مین ان اصحاب کو بہت کچھ اقتدار حاصل ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔ +

الراقم۔ خیر خواہ قوم

م۔ ح۔ ع۔ ش۔ از مدراس

## اکال گڈہ ضلع گوجرانوالہ

۔ گرمی زور پر ہے۔ آندہیان چلتی ہین۔ گرم لو کے جھونکے باد سموم کا سماں دکھاتے ہیں۔ بادل آسمان پر آتے ہین مگر برستے نہین۔ یہ قصبہ اب بوجہ ریلوے اسٹیشن ہونے کے ترقی پر ہے۔ مگر سٹیشن پر دور دور تک سایہ نام کو نہین۔

۳۰ جون کو مکان دیوان ہیرگوپال مین آگ لگی۔ مگر اسی کمرے مین محدود رہی۔ بہت سی بیش قیمت پارچات و غلہ گندم جلکر خاک سیاہ ہوگئی۔ کہتے ہین کہ یہ چورون کی کارستانی ہو۔ پیشتر ازین ۱۶ مئی کو رات کے ۹ بجے کے قریب بورڈ سکول مین آگ لگی تھی۔ بہت نقصان ہوا۔ دفتر و ملحقہ تین کمرے جل کر خاک سیاہ ہوگئی۔ افسوس کہ سکول رو بتنزل ہے۔ بہ نسبت ماہ سابق صرف حصہ مڈل مین ہی قریباً آٹھ لڑکون کی کمی ہوگئی ہے۔ بورڈنگ ہاوسون کا انتظام خاطر خواہ نہین ہے۔ خاصکر محمڈن بورڈنگ ہاوس کی حالت ناگفتہ بہ ہے صرف ایک ہی سپرنٹنڈنٹ ہی جو ہندو بورڈنگ ہاوس مین رہتا ہے۔ دوسرے مین کوئی نہین۔ روٹی وغیرہ کا انتظام اچھا نہین اکثر شکایت رہتی ہے۔ یہ دیہاتی طلبا کی شکستہ دلی کا باعث ہی۔ منتظمان کو ضلع کے دیگر بورڈنگ ہاوسون مثلاً رام نگر۔ سوہدرہ وغیرہ کی خوبی انتظام پر رشک آنا چاہیئے۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام کی عمدگی ترقی سکول کا بڑا جز ہے۔ +

راقم۔ ایک راست گو۔

## ڈائمنڈ جوبلی جھنگ

معززین اہل اسلام جھنگ مگھیانہ بہ تقریب ڈائمنڈ جوبلی ۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو بوقت شام بر مکان جناب منشی باغ علی صاحب تحصیلدار جھنگ جمع ہوئے بصلاح جملہ حاضرین جناب منشی باغ علی صاحب تحصیلدار پریزیڈنٹ جلسہ قرار پائے۔ اور حسب ذیل کارروائی شروع ہوئی:۔

اول منشی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ فنڈ محرر نے بعد ایک پر تاثیر تقریر کے جو اہل اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرکے اتحاد و اتفاق کا سبق دیتی تھی۔ مندرجہ ذیل تجاویز پیش کین۔ جو باتفاق رائے حاضرین جلسہ و صاحب پریزیڈنٹ منظور ہوئین:۔

۱۔ حضور قیصرہ کے واسطے دعائین مانگی جاوین۔ اور اہل اسلام قصبہ مگھیانہ و جھنگ و بیرونجات بڑی جلوس کے ساتھ دعائین پڑھتے ہوئے شہر مین کوچہ بکوچہ گشت کرین اور آتشبازی بھی چھوڑی جاوے۔

۲۔ تمام گھرون مین روشنی کیجاوے۔

۳۔ غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جاوے۔ خیرات دیجاوے۔ جلسہ بعد ادائے شکریہ صاحب پریزیڈنٹ اور دعاؤن کے برخاست ہوا۔ ۲۱ تاریخ کو بعض بعض اہلکاران نے اپنے اپنے مکان پر دعوتین دین اور غربا کو کھانا کھلایا۔ ۲۲ تاریخ کو بمقام مگھیانہ جناب منشی باغ علی صاحب تحصیلدار نے دیگین پلاؤ کی پکوا کر عام طور پر غربا و فقرا و مساکین و یتیمان کو تقسیم کین۔ دیگر اہلکاران نے بھی حسب توفیق اسی طرح غریبون اور یتیمون کو کھانا کھلایا۔ بمقام جھنگ اسی تاریخ کو نواب محمد کبیر خان صاحب سیال رئیس جھنگ نے عام طور پر لنگر جاری کرکے غربا و فقرا کو کھانا کھلایا۔ آتشبازی چھوڑائی۔ روشنی کی۔ کئی ہزار چراغ جلایا۔ بذریعہ منادی جھنگ مگھیانہ مین مشتہر کیا گیا کہ یہ دعوت عام ہے غربا آکر کھانا کھاوین اور مقامات مقررہ پر جمع ہوکر دعائین مانگین۔

۲۲ تاریخ کو صبح سے تیاریان شروع ہوئین۔ سائبان وغیرہ ایک کھلے میدان مین استادہ کئے گئے اور خوب طرح سجائے گئے۔ اہل اسلام بکثرت جمع ہوئے۔ ۴ بجے شام کے بعد قریباً تین چار ہزار آدمی جن کے آگے آگے تحصیلدار صاحب تھے دعائین مانگتے ہوئے اور خوشیان مناتے ہوئے سارے شہر مین گشت کرتے پھرے۔

بعد ازان رات کے ۱۲ بجے تک ایک کھلے میدان مین دعائین مانگتے رہے۔ بمقام جھنگ آتشبازی بھی چھوڑی گئی۔ گھرون مین روشنی کی گئی۔ غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ روشنی بہت اچھی ہوئی۔ یہ امداد غیبی رہی کہ ۱۲ بجے رات کے بعد آندھی آئی۔ جناب منشی باغ علی صاحب تحصیلدار اور دیگر اصحاب اہل اسلام دل و جان سے اظہار خوشی ڈائمنڈ جوبلی مین مصروف رہے ہین۔ +

## چودھری سلطان علیخان

صاحب رئیس و زمیندار بگووال وغیرہ و سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست کپورتھلہ تحصیل فلوان نے اپنے فرزندان دلبند سعد اللہ خان و عبدالمجید خان کی شادی مین مبلغ اکتیس روپیہ علیگڈھ کالج کی نذر کئے ہین۔ چودھری صاحب کی یہ کارروائی غالباً اس ملک کے رؤسا کے لئے ایک نمونہ اور عمدہ نظیر ہوگی۔ اور امید ہے کہ اس صوبہ کے زمیندار باوقار اسی طرح ہمیشہ اپنے قومی کالج کو ایسی فراخ حوصلگی کے اوقات مین ضرور یاد فرمایا کرین گے +

## قابل توجہ حکام

عالیمقام سرکار نظام۔ محلہ شاہ بازار جسکی آبادی تخمیناً تین چار ہزار سے کم نہ ہوگی۔ گلبرگہ شریف سے دو میل کے فاصلہ سے شہر کے اخیر حصہ پر واقع ہے جہان سے ایک

بہت بڑا ویرانہ دور تک چلا گیا ہے "جو علاوہ درندون وگزندون کا مسکن ہونے کے ڈاکوؤن راہزنون بدمعاشون کا مامن بہی ہے۔ اکثر بدمعاش سنگین جرائیم کا ارتکاب کرکے اسی ویرانہ مین پناہ لیتے ہین اور پہر بعد مین دوسرے مقامات کو چلے جاتے ہین"۔ پہلے حکام عالی مقام نے جن مین فطرتاً رعایا کی ہمدردی وسودو بہبود کا مادہ رکہا ہوا تہا۔ شاہ بازار مین بلحاظ آبادی خلائق اور ان ویران و پرخوف مقامات کے جرائیم کی روک اور انسداد کامل کے لئے پچاس نفر جوانان سندی وپچیس سوار کوتوالی اور پولیس کے دو تہانہ مناسب موقعون پر متعین فرما رکہے تھے جس سے جرائیم سنگین تو کجا جرائیم خفیف کا بہی ارتکاب نہ ہوتا تہا۔ اور ساکنان محلۂ مذکور جنہین اکثر ساہوکار و مہاجن بہی ہین امن و امان کے ساتہہ باطمینان کلی اپنا کاروبار کرتے تہے۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ باشندون کی بدقسمتی سے انکی حفاظت اور نگہبانی کے لئے شاہ بازار مین جو جوانان سندی و اسوار پولیس وغیرہ متعین کئے گئے تہے نہ معلوم کس مصلحت سے برخواست کردیئے گئے۔ اور بجائے پولیس کے دو تہانون کے ایک تہانہ کردیا گیا۔ جب سے کہ یہ انتظام ہوا ہے واردات سنگین وخفیف بکثرت ہوتی ہین۔ جنکی پوری پوری روک اور انسداد کامل اہلکاران پولیس متعینہ تہانہ موجودہ کی قلیل تعداد سے ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔

شاہ بازار مین جرائیم کی روک اور حفظ امن کے معقول انتظام کے لئے پولیس کی کافی تعداد نہ ہونے سے خصوص اس زمانہ بدہنگامی مین ساکنین کو اپنے مال و جان کی نسبت خطرہ کا سخت اندیشہ پیدا ہوگیا ہے ہر وقت بلکہ ہر لحظہ باشندگان کو اپنے لٹ جانے کا خوف دامن گیر رہا کرتا ہے۔ اب شاہ بازار کا یہ حال ہوگیا ہے کہ اگر دن مین ڈاکہ پڑے تو بہی کوئی پرسان حال نہ ہوگا ڈاکو بلا مزاحمت جسکو چاہین لوٹ لیجا سکتے ہین۔ چنانچہ حال ہی کا ذکر ہے کہ بتاریخ ۴۸ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ رات کے ۱۱ بجے محلہ شاہ بازار کے کسی ساہو کے مکان مین ایک بہت بڑا ڈاکہ (جس مین پچاس اشخاص مسلح شامل تہے) پڑا اور ڈاکو کامل تین گہنٹہ تک ساہوے مذکور کے مکان مین نقد وجنس لوٹتے رہے۔ اور چارون طرف بندوقون کے فیر کرتے تہے۔ باوجود مالک مکان اور اہل محلہ کی ہائے پکار کے نہ اہلکاران پولیس متعینہ تہانہ شاہ بازار کی قلیل تعداد موقعہ واردات پر ڈاکوؤن کی موجودگی مین پہونچی اور نہ اونکا بغرض گرفتاری تعاقب کیا گیا۔ بوجوہات بالا ہم حکام عالیمقام کو مشورہ دیتے ہین کہ رعایا کی جان ومال کی حفاظت اور ہر حال مین امن قایم رکہنے کے لئے شاہ بازار مین علاوہ تہانہ موجودہ کے اور ایک پولیس کا تہانہ وسط آبادی مین مثل سابق قایم ہو تاکہ ہر دو تہانون کے اہلکاران پولیس کے متفقہ نگرانی اور انتظام سے جرائیم کی روک ہو کر امن قایم ہو۔ فقط

راقم۔ ایک خیر خواہ ملک۔

**از مقام سرینگر**۔ مورخہ ۶ جولائی سنہ ۹۷ء۔ مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ نیازمند عرصہ ایک ماہ سے سری نگر مین واسطے سیر کے آیا ہوا ہے۔ یہان کے مسلمانون کی حالت پر نہایت افسوس آتا ہے۔ مسلمانون کے ساتہہ نہایت سختی ہو رہی ہے۔ ۱۷- اسارہ سمت رڈانکو بہت سی رعایا نے اپنی فریاد کے واسطے بحضور مہاراجہ صاحب بہادر حاضر ہو کر واویلا کرنا شروع کیا اسپر رائے بہاگ رام صاحب جوڈیشل ممبر نے یہ کارروائی کی کہ چند اشخاص معزز کے نام وارنٹ جاری کردیئے۔ اور سنا جاتا ہے کہ بحضور رزیڈنٹ صاحب بہادر یہ جاکر کہا کہ یہ ہجوم شیخ شمس الدین کی سازش سے ہوا ہے۔ اور ان سے زبانی مشورہ لیکر شیخ مذکور کو تمام شہر مین بحراست پندرہ نفر سپاہی اور مین ڈپٹی انسپکٹران کے پہرا کر حوالات جوڈیشل مین کردیا۔ حالانکہ محمد بخش سوداگر کی کوٹہی سے جہان شیخ شمس الدین رہتا تہا۔ حوالات جوڈیشل ایک سو قدم کے فاصلہ پر ہے۔ اس تشہیر پر ہی اکتفا نہین کیا بلکہ یہ بہی حکم دیا کہ اسکو ہر طرح سے تنگ کیا جاوے جسپر اسی ہر طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ باوجودیکہ حوالات مین اس جگہہ قاعدہ ہے کہ روٹی بہی گہر کی ملتی ہے اور بستر بہی گہر کا ہوتا ہے۔ لیکن شیخ بیچارہ کو نہ روٹی اپنی ملتی ہے اور نہ بستر اپنا ملا ہوا ہے۔ جب کاغذات مقدمہ شیخ صاحب کونسل مین پیش ہوئے تو ہر دو راجگان اور رائے بہاگ رام صاحب کی یہ رائے تہی کہ شیخ مذکور جوڈیشل سپرد کیا جاوے۔ اور پنڈت جیالعل چیف جج خاص طور پر بلوایا جاوے۔ اور بخشی پرمانند گورنر کشمیر پر دوکار

مقرر کیا جائے۔ دوسری طرف مہاراجہ صاحب بہادر کی یہ رائے تہی کہ معاملہ نہایت خفیف ہے مقدمہ جوڈیشل نہین ہونا چاہیئے۔ اور بالفرض اگر مقدمہ بنایا ہی جاوے تو سپرد بابو رشی بل چیف جج کیا جاوے۔ چیف جج جمون کی خصوصیت کی ضرورت نہین۔ کیونکہ چیف جج کشمیر دیانت دار اور منصف مزاج ہے اور کارروائی چیف جج کشمیر کی قابل پسندیدگی ہے۔ اور گورنر کا پیروکار بنایا جانا شیخ شمس الدین کے ساتہہ سراسر بے انصافی ہے کیونکہ بمقابلہ گورنر مذکور کے شیخ شمس الدین کی کوئی شہادت نہین دیگا۔ اور گورنر مذکور شیخ شمس الدین کا سخت مخالف ہے اور کارروائی بہی دشمنی سے ہو رہی ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر نے رزیڈنٹ صاحب بہادر کو لکہا ہے کہ میری رائے علیحدہ ہے۔ اگر آپ کو میری رائے سے اتفاق نہین تو اصل کاغذات واسطے فیصلہ کے گورنمنٹ انڈیا کے پاس بہیجے جاوین۔ سنا گیا ہے کہ رزیڈنٹ صاحب بہادر نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ مجہکو کثرت رائے پر فیصلہ کرنا ہے۔ غرضیکہ شیخ شمس الدین بیچارہ ناکردہ گناہ گرفتار ہے۔ غریب کی ضمانت تک نہین لیجاتی۔ حالانکہ مقدمہ کچہہ بہی نہین۔ دیگر اشخاص جنکے نام وارنٹ جاری ہین مفرور ہوگئے ہین۔ مہاراجہ صاحب بہادر گلمرگ تشریف لے گئے ہوئے ہین۔ ایک یوروپین بیرسٹر صاحب شیخ مذکور کی طرف سے پیروی کے لئے آیا ہوا ہے آج اسنے شیخ شمس الدین سے حوالات مین ملاقات کرکے حالات دریافت کئے ہین۔ اور معائنہ مسل کیا ہے اور درخواست واسطے انتقال مقدمہ کردی ہے کونسل نے مہاراجہ کی رائے کی مخالفت کرنا فرض سمجہہ رکہا ہے اور اس سے اسکا مقصود محض مہاراجہ صاحب کا تہتک ہے۔ باقی حال آئندہ عرض کرونگا۔ فقط۔

راقم۔ ایک مسافر۔

**یہ امر کہ حکام** اپنے مقامات سکونت وتعلقات پر متعین نہ کئے جاوین یا وہ اپنے مقامات منصب حکومت مین تعلقات خاص نہ پیدا کرین کسی اعلیٰ تدبر وحکمت پر مبنی ہے۔ اور آئے دن حکام بااقتدار کی تبدیلیان اسی حکمت وتدبر کا نتیجہ ہین۔ غور سے دیکہا جائے تو بات بہی یہی ہے کہ کوئی فرد بشر خواہشات نفسانی وتعصبات انسانی سے مبرا نہین ہوسکتا۔ ہر شخص مین تعصب وحکومت انتقام وخصومت کا کچہہ نہ کچہہ مادہ پایا جاتا ہے تو پہر کسی حاکم ذی اختیار کا اپنی جائے سکونت یا مقام اغراض مین متعین کیا جانا کسقدر خطرناک ہوتا اور کیسے کیسے مذموم وقبیح نتائج اس تعیناتی وتقرر سے پیدا ہوتے۔ کبہی کسی کی حمایت بیجا مین دوسرے کی آزادی وحرمت کا خون ہوجاتا اور کبہی کسی شریف کی حیا وعصمت کو شہار خصومت کا شکار بنایا جاتا۔ پس انہین مصلحتون اور انجام بینیون سے اس اصول کی عظمت وضرورت کو تقریباً دنیا کی تمام گورنمنٹون نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ مگر تعجب وحیرت ہے کہ ہمارے نواب معلی القاب سر انٹونی میکڈونل صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے جنکی رعایا نوازی شفقت وہمدردی کی مثال شاید ممالک شمال ومغرب اودہ کی تواریخ مین نہ ملیگی جنکی اس قحط وپلیگ ایکٹ وغیرہ مین فیاضی وخاوندی خود ہماری دعوی کی دلیل ہے اس اصول کو کس لئے نظر انداز فرما کر بابو جگموہن لعل صاحب ڈپٹی کلکٹر وڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کو اوس ضلع بلکہ اوسی حصہ ضلع کا جس مین واسطے سکونت وطن کے علاوہ اون کے وسائل زمینداری بہی وسیع ہین حاکم مقرر فرمایا ہے۔ رشتۂ مشارکت قدرتاً کچہہ ایسا واقع ہوا ہے کہ ایک شریک حقیت دوسرے شریک زمیندار کو کبہی ٹہنڈے پیٹے نہین دیکہہ سکتا۔ پہر کیا ہمارے اوس بزرگ فرشتہ سیرت کی جسکی فرزانگی ومعدلت کیشی کی اطراف عالم مین دہوم ہے بابو صاحب موصوف کو کوئی دیوتا یا اوتار تصور فرما کر جذبات بشری سے بری سمجہا ہوا ہے۔ قوت نفس اور جذبات انسانی وہ بری بلا ہے کہ گو کتنی ہی راستبازی اور دیانتداری سے کام لیا جائے مگر وہ اپنا اثر دکہائے بغیر نہین رہتی۔ بسا اوقات ایک بڑے سے بڑے عادل ومنصف مزاج شخص کو نفسانی خواہشات جادۂ راستی وانصاف سے دور ڈالدیتی ہین۔ جب یہ حالت ہے تو کیون ہمارے رعایا پرور لفٹنٹ گورنر جنکو اپنی فرمانبردار اور جان نثار رعایا کی بہبود وفلاح کا ہر وقت خیال رہتا ہے بابو صاحب موصوف کی تعیناتی کے بارہ مین بہی اسی عام اصول پر کاربند نہیں ہوتے۔ جسے ہم اوپر عرض کر آئے ہین۔

الراقم

از شکوہ آباد۔ ضلع مین پوری۔

# تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

**لنڈن** ۳ جولائی۔ مصالحت روم و یونان۔ ٹرکی مطالبات پر ثابت قدم ہے۔ ترکی وزراء نے باجلاس کونسل باتفاق رائے فیصلہ کیا ہے کہ تھیلی کی نسبت ٹرکی کا استحقاق کو قائم رکھا جائے۔

**لنڈن** ۴ جولائی۔ بابعالی کیطرف سے تعویق و توقف۔ بابعالی کیطرف سے برابر توقف اور تعویقات ہوتے چلے جانے کی وجہ سے سفراء دول اجنبیہ نے کل ایک مشترکہ یادداشت پیش کرکے ٹرکی سے سرحد یونان کے متعلق تصفیہ کیلئے اصرار کیا ہے

**لنڈن**۔ ۵ جولائی۔ یونان کی مالی حالت۔ ایم ڈیلی آنیس (سابق وزیر اعظم) نے انگریزی سفیر متعینہ ایتھنز کو کہا ہے کہ یونان اپنے مالی صیغہ پر دول متمدنہ کی نگرانی مقرر کئے جانیکو کبھی منظور نہیں کریگا۔

**لنڈن** ۲ جولائی۔ جنوبی افریقہ کی کمیٹی تحقیقات۔ چونکا دینے والے تار۔ رئیس فلورا شاد اور مسٹر سیسل رہوڈس کے درمیان مہم جمبین سے پہلے جو نامہ و پیام بذریعہ تار برقی ہوئے تھے۔ وہ سب کل کمیٹی کے اجلاس میں پیش ہوئے انمیں مس شا نے مسٹر رہوڈس کو یقین دلایا تھا کہ مسٹر چیمبرلین (وزیر نوآبادیہائے) ثابت قدم ہیں اور اُن کی خواہش ہے کہ تم (یعنی مسٹر رہوڈس) جلد کارروائی کرو۔ مسٹر شا کا جب اس پیغام کے متعلق اظہار لیا گیا تو اُسنے بیان کیا کہ یہ صرف میری اپنی رائے تھی مسٹر چیمبرلین نے مجھ سے ایسا ذکر نہیں کیا تھا۔

اسپر چیئرمین نے ارشاد کیا کہ ڈاکٹر ہیرس (جس کی مسٹر لیوشیر ممبر کمیٹی سے خوب جھپٹ ہوئی تھی) کی مکرر شہادت لینے کا منشا تھا سگر وہ باہر چلا گیا ہوا ہے۔ کئی اخبارات معترض ہیں کہ اسمعاملہ کو دبانیمیں مسٹر چیمبرلین کی پرپرسازش کا سخت الزام عائد ہوتا ہے) دبا دینے کی طرف میلان ہے عام خیال ہے کہ ڈاکٹر ہیرس (اس افشا سے ڈر کر) ہفتہ ہوا چپکے ڈاکٹر جیمین کے ہمراہ (جو بیماری کے بہانہ سے جیلخانہ سے رہا کر دیئے گئے تھے) کیپ کالونی کو چلدیئے ہیں (مس شا ایک مردانہ صفت نوجوان عورت ہے جو معاملات کیپ کالونی و جنوبی افریقہ کے متعلق اخبار ٹائمز کی نامہ نگاری کرتی رہی ہے مہم جمبین میں جو بہت بڑا پارٹ اس عورت نے بھی لیا ہے وہ اس تار سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔ خیر یہ تو آزاد عورت تھی۔ انگریزی عہدہ داروں اور وزراء نے ایک ہمسایہ سلطنت کے برخلاف سازش میں راز دار اور شریک بننے سے گورنمنٹ انگلشیہ سے دنیا کو اور بھی بدظن کر دیا ہے اور ہر ایک شخص جسکو انسے کسیطرح کا تعلق ہے انکے گرفت سے محفوظ رہنے کیلئے چوکنا ہو گیا ہے دیکھئے اس عام بے اعتباری کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ وکیل)

**واشنگٹن** ۳ جولائی۔ جاپان و امریکہ۔ مسٹر شرمن سیکرٹری آف سٹیٹ صوبجات متحدہ نے جزائر ہوائی کے متعلق جاپان کے اعتراض کے جواب میں لکھا ہے کہ جزائر مذکور کے الحاق سے جاپان یا کسی اور سلطنت کے جائز حقوق کو جو اُسے بحر الکاہل میں حاصل ہیں کسیطرح نقصان نہیں پہنچتا۔ اور گورنمنٹ امریکہ یہ کبھی منظور نہیں کر سکتی کہ جزائر میں صورت موجودہ قائم رہنے دیجائے یعنے اُس کو الحاق نہ کیا جاوے۔

**لنڈن** ۴ جولائی۔ فرانس و روس۔ پریسیڈنٹ فالیر ۲۳ اگست کو زار سے ملاقات کرینگے (پریسیڈنٹ صاحب سمندر کے راستہ روس جائینگے اور اسی راستہ واپس آئینگے۔ خشکی کے راستہ جانیسے انکو جرمن سے گزرنا پڑتا تھا جسصورت میں قیصر جرمنی باغلب وجوہ کمال تزک و احتشام سے لوازم مہمانداری بجالاتے اور اس طرح فرانس کی آنکھیں جرمنی سے نیچی ہو جاتیں مگر فرانس کی دیرینہ اور موجودہ پالیسی اس امر کو گوارا نہیں کر سکتی۔ وکیل)

**لنڈن**۔ ۴ جولائی۔ سیام و روس۔ شاہ سیام سینٹ پیٹرزبرگ پہنچگئے ہیں۔ زار نے انکا استقبال کیا اور شاہ موصوف کو اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھلا کر محل کو لیگئے۔

**لنڈن**۔ ۵ جولائی۔ ایک شکر گذار نائیٹ۔ سر ایم ایم بھاؤنگری (ممبر پارلیمنٹ) نے (جو جوبیلی کے موقعہ پر سرنہائی گئے ہیں) ٹائمز کو خط لکھکر دیسی اخبارات کی آزادی کو ورکنی کی ضرورت تصدیق کی ہے۔ وہ سر ولیم ویڈربرن اور مسٹر نوروجی پر الزام لگاتے ہیں کہ ان لوگوں نے خیالی موجبات شکایت و رنجش کو پیدا کر دیا ہے۔ اور دیسی زبان کے اخبارات کی جو بغاوت پھیلانیوالوں کے ہاتھ میں ہیں بریئت ظاہر کرنے اور انکا حق بجانب ہونا ثابت کرنیکی کوشش کر رہے ہیں (سر بھاؤنگری صاحب پارسی نے اس نامعقول تحریر میں جھوٹی خوشامد۔ غلاف بیانی۔ اور مبالغہ آمیزی کو اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ اینگلو انڈین اخبار تک بھی یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ بھاؤنگری کی رائے اتنی وقعت بھی نہیں رکھتی جسقدر وقعت قیمت اس سفید کاغذ کی تھی جسپر وہ لکھی گئی۔ دیکھئے قبلہ سرسید جنکے ہاتھ میں بھی دیسی زبان کا ایک اخبار ہے اپنے ساتھی سر کی اس ہفوات کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ صرف مسٹر نوروجی اور چند دیگر عالی خیال پارسیونکو کارنامے دیکھکر ہندوستانی پارسیونکو اب بلحاظ قومیت اور وطنیت کے ہندی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ لیکن سر بھاؤنگری صاحب کی طریق عمل نے بتا دیا ہے کہ ابھی اس جماعت میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جنپر داخل النسب ہونیکی شال صادق ہو سکتی ہے اور انکو ہندوستان کی فلاح و بہتری کی مطلقاً پروا نہ ہونا تو بجائے خود رہا الٹے اُس کی تخریب کے درپے ہیں۔ وکیل)

**لنڈن**۔ ۶ جولائی۔ مہم نیل۔ دار العوام میں مسٹر روڈرک (نائب وزیر صیغہ جنگ) نے بجواب سوال کہا کہ دبلیو نیل جو پیشقدمی ہونیوالی ہے اُس مہم کو خود گورنمنٹ مصر انجام دیگی۔ سر ہربرٹ کچنر (سپہ سالار افواج مصر) پر کمیسکو افسر مقرر کرنیکا ارادہ نہیں ہے

**لنڈن**۔ ۶ جولائی۔ معاملات ہند پر پارلیمنٹ میں بحث۔ لارڈ جارج ہملٹن (وزیر ہند) نے کئی سوالات کے جواب میں وہ مراسلات پڑھکر سنائی جو بلوہ چیت پور (کلکتہ کا محلہ) اور پونا کے دو ہری قتل کے متعلق ہندوستان سے موصول ہوئے ہیں۔ نواب وائسرائے نے ان مراسلوں میں کلکتہ کی پولیس کمشنر کی مستعدی کی جو بدوران بلوہ ظاہر کی گئی بہت تعریف کی۔ اور بلوؤں کی نسبت بیان کیا کہ وہ محض مقامی فساد تھے۔ اور ایسے خطرناک اور اہم نہیں تھے جیسے کہ ظاہر کئے گئے ہیں۔

اسکے بعد وزیر موصوف نے ارشاد کیا کہ باشندگان پونا کے میموریل میں جو بیانات درج ہیں لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی اُن کی کامل تردید کرتے ہیں کہ ایسا کوئی امر ظہور میں نہیں آیا۔ حکام برابر نہایت محتاط رہے ہیں اس ضمن میں وزیر ہند نے گورنر صاحب بہادر کی کمال تعریف کی۔

گورنمنٹ ہند کے شملہ جانیکے متعلق ارشاد کیا گیا کہ اس مسئلہ پر برس ہوئی غور ہو چکا ہے۔ اس وقت کے تصفیہ و فیصلہ کو بدلنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

چت پور کے فساد کی نسبت آخر میں یہ ارشاد کیا گیا کہ گورنمنٹ مفسدوں سے مصالحت کرنیکا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

**لنڈن**۔ ۵ جولائی۔ انگلستان و حبش۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ انگلستان اور حبش میں معاہدہ ہو گیا ہے جسپر امپی کو شاہ مینی لیک اور مسٹر رینل رودڈ انگریزی ایلچی نے دستخط کئے اور اپنی مہریں ثبت کیں۔ ممکن ہے کہ ٹائمز کی روایت درست ہو۔ مگر مصر کے اخبارات انگریزی سفیر کی مشن کی کامیابی اور مجوزہ عہدنامہ کے متعلق جو کچھ تحریر کرتے ہیں وہ ناظرین کو اسلامی خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا کہ چنداں تشفی بخش نہیں۔ وکیل)

**لنڈن**۔ ۶ جولائی۔ قیصرہ ہند و کل قلعہ ونڈسر میں ہندوستانی افسروں کا معائنہ کیا اور انکو دست خاص سے تمغے عطا کئے

**قسطنطنیہ**۔ ۶ جولائی۔ ٹرکی و یونان۔ گفتگوئے مصالحت کا انقطاع۔ ٹرکی نے مسئلہ سرحد یونان کے متعلق دول کی مشترکہ یادداشت کے مطالبات منظور کرنیسے انکار کر دیا ہے۔ اس انکاری جواب کو گفتگوئے مصالحت کا دافعی انقطاع تصور کیا گیا ہے۔ سفراء اب آپسمیں غور و فکر کر رہے ہیں وزیر اعظم نے سلطان کی خدمت میں موکدانہ طور پر التماس کیا ہے کہ میں کسی ایسے معاہدہ پر جو سفراء کی تجویز کردہ سرحد کی بنا پر ہو ہرگز دستخط نہیں کرونگا۔

**لنڈن**۔ ۶ جولائی۔ تہسلی کے ایک موضع کی تاخت و تاراج۔ اخبار سٹینڈرڈ کو تھسلی سے تار موصول ہوا ہے کہ دو ہزار ترکوں اور البانویوں نے تہسلی کے موضع کالاباکا دکا لمبکا پر حملہ کیا ہے۔ اکثر باشندے پہاڑ کو بھاگ گئے۔ باقی قتل یا قید کئے گئے

**لنڈن**۔ ۷ جولائی۔ لارڈ سالسبری کی تقریر۔ دار الامرا میں لارڈ موصوف نے کہا کہ یونان کے متعلق (اُس نامہ و پیام میں) جو بمقام قسطنطنیہ ہو رہا ہے جسقدر توقف پڑ رہا ہے اُسکا باعث ٹرکی ہے جو اپنی سوچ و بچار اور احتیاط کو انتہائی حد تک پہنچا کر نقصان عظیم کا باعث ہو رہی ہے جس نقصان کیلئے غالباً خطرہ بھی شامل ہوگا۔ لارڈ ممدوح نے یہ نہیں فرمایا کہ ٹرکی جس نقصان کا باعث ہو رہی ہے وہ کسکو پہنچیگا اور اُس نقصان کا ہمرکاب خطرہ کس کیلئے ہوگا؟ خیر اس کی تشریح تو شاید نواب ممدوح کو بھی ابھی معلوم نہ ہو مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ تہسلی پر نواب صاحب اور گورنمنٹ انگلشیہ کیوں اسقدر بیقراری ظاہر کر رہی ہے۔ سب سے بڑھکر غور طلب تو یہ بات ہے کہ تہسلی پر ترکوں کا قبضہ کیا انگریزی گورنمنٹ کے مفاد و اغراض کے حق میں براہ راست یا بالواسطہ کسی طرح مضر ہو سکتا ہے؟ اس کا سہل جواب یہ ہے کہ جب ۱۸۶۱ء سے لیکر ۱۸۸۱ء تک وہ قبضہ انگریزوں کی تجارتی و سیاسیہ اغراض کیلئے مضر نہیں ہو سکا۔ تو اب بھی اس کی نسبت یہی قیاس کیا جانا چاہئے۔

ہاں ممکن ہے لارڈ ممدوح کو یہ خیال ہو کہ اگر ایکدفعہ ٹرکی کو اپنے مقبوضات رفتہ کی فتح کرلینے کی چاٹ لگ گئی اور تازہ فتوحات کا خون پھر اُسکے منہ کو لگ گیا تو بتدریج کل صوبوں کو جو اُسکے تصرف سے نکلگئے ہیں واپس لینے کی کوشش کریگی اور

اسطرح ہم کو۔ عدن۔ مصر۔ قبرص۔ اور صوبجات منبع نیل۔ اور خلیج فارس کے جزائر بحرین وغیرہ چھوڑنے پڑینگے۔ پس آل انڈیا اس امر کی متقاضی ہے کہ اُسکو ایسا چکا پلٹنے ہی نہ دیا جاوے۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کرنیکا فی الواقع یہی باعث ہو تو مجبوراً کہنا پڑیگا کہ وہ ایسی دور اندیشی سے کام لے رہی ہے جو نہ صرف ٹوری دہت ہی کی اندازہ بلکہ انسانی معاملات کے دائرہ سے باہر ہے۔ اور اس خیر سے ہم کیلئے ٹرکی کی حکومت نہ مصر و قبرص وغیرہ ممالک سے بدرجہا زیادہ قیمتی معوضات انگلشیہ کی حفاظت کیلئے مفید ہی نہیں بلکہ اتم ضروری ہے ایسا بگاڑ کر لینا کہ پھر کبھی سنورنے کی امید باقی نہ رہے سخت نادانی ہے۔ لیکن مذہبی تعصب ایک ایسی چیز ہے جو طمع ملکگیری اور خود غرضی سے بھی بڑھکر انسانی عقل کو گمراہ کر دیتا ہے اور غالباً یہی امر جناب لارڈ موصوف کو کچھ نفع نقصان نہیں سوچنے دیتی (وکیل)

مندرجہ بالا دُرفشانی کے بعد لارڈ سالسبری صاحب نے ارشاد فرمایا کہ موجودہ تنازعہ مصالحت کا تصفیہ جلد اور قابل اطمینان صورت میں اُسی وقت ہوگا جسوقت موجودہ حالت کو ۱۸۷۶ء کی حالت کے مشابہ کر دیا جاوے جبکہ روسی فوجیں قسطنطنیہ کے دروازوں پر براج رہی تھی (خلاصہ مطلب) کہ سلطان المعظم کبھی دول یورپ کی پیشکردہ شرائط کو قبول نہیں کرینگے جبتک کہ یورپین فوجیں حملہ آور ہو کر قسطنطنیہ کے دروازوں تک نہ پہنچ جائیں۔ کیونکہ جب ۱۸۷۸ء میں روسی افواج قسطنطنیہ کے نزدیک پہنچ گئی تھیں تو سلطان نے فوراً اپنے سفیر روسی جرنیل کے پاس بھیجکر سخت سے سخت اور حقیر سے حقیر شرائط پر روس سے صلح کا عہد و پیمان کر لیا تھا۔ بات تو لارڈ صاحب نے معقول کہی ہے اور ہم بھی اسبات کو مانتے ہیں کہ اگر ایسی صورت ہو جائے تو سلطان فی الفور سر تسلیم خم کر دیں مگر اب دیر کس بات کی ہے۔ سلطانی وزراء نے شرائط کے ماننے سے صاف انکار کر ہی دیا ہے۔ کیوں نہیں دار الخلافہ پر جا دھمکتے۔ دنیا یونہی خالی دھمکیاں دینے سے اپنے تئیں دنیا کی نظروں میں ذلیل کرتے جاوینگے۔ شرط مدعا انگی تو یہ ہے کہ کسی بھائی بند کی امداد و اعانت کی توقع رکھنے کے بغیر ہی بات کی لاج رکھنے کیلئے سلطان المعظم کو بزور شمشیر راہ راست پر لے آوے۔ یہ کیا بُرا ہے کہ روس و فرانس ہمارے ساتھ شامل ہوں اور سب ملکر ٹرکی کو سیدھا کریں۔ جناب عالی۔ اگر گردش ایام نے آپکو اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے سے معذور کر دیا ہے تو کیا یہ ضروری ہے کہ روس بھی ایسا اندھا ہو جائے کہ اوہی کسی کیلئے نہیں بلکہ محض انگلستان کو خوش کرنیکے ساتھ اُس کی دشمنی قیامت تک رہیگی خوش کرنیکے لئے اپنے صدہا سال کی پالیسی و مدعا فتح ہندوستان کو کھو بیٹھے۔ کہ ہمیشہ عدم روسی ۱۸۷۷ء کی جنگ سے یورپین پالیٹکس اور ترکوں کی قوت مدافعانہ اور جارحانہ کا کافی امتحان کر چکا ہے۔ اور اُسے ایسا سبق نہیں ملا۔ کہ بیس برس کے عرصہ میں اُسے فراموش کر دے۔ البتہ فرانس کو انگلستان کی طرح مضبوط دفاعی ٹرکی سے کسی دن صوبجات ٹیونس و الجزائر چھین لینے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بخوبی جانتا ہے کہ ٹرکی کیلئے لازمی ہے کہ ایسا کرنیسے پیشتر پہلے اپنے قریبی مقبوضات سابق ریومان۔ بلگیریا۔ مانٹی نیگرو۔ سرویا۔ بوسینا۔ ہرزیگوینیا۔ سومینیا۔ قبرص و عدن وغیرہ۔ کو حاصل کرے۔ اور یہ امر جنگ عالمگیر کے بپا ہونیسے پہلے ظہور میں نہیں آسکتا جسمیں خدا جانے کتنے تاج و تخت اور شاید خود فرانس بھی برباد و غائب ہو جائے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ وہ بھی انگلستان کے اغوا سے بمشکل اسوقت ٹرکی کے مقابلہ پر کھڑا ہونا پسند کریگا۔ اور آخر کار لارڈ سالسبری کی یہ دھمکی بھی پہلی دھمکیوں کیطرح باد ہوائی سے زیادہ موثر اور کارگر نہ ہوگی والغیب عند اللہ (وکیل)

**لنڈن** ۷ جولائی **سوڈان پیشقدمی**۔ سردار کچنر سرحد کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

**لنڈن** ۶ جولائی۔ ڈاکٹر ہیرس صاحب ممبر کمیٹی تحقیقات جنوبی افریقہ میں دوبارا حاضر ہونیکی غرض سے بھاگے پھرتے ہیں کیپ نہیں گئے بلکہ برا عظم یورپ میں چکر لگا رہے ہیں۔

**لنڈن** ۸ جولائی۔ **مصالحت ٹرکی و یونان۔ خرس روس دانت دکھاتا ہے**۔ گورنمنٹ روس نے ایک سرکلر دول یورپ کے نام ارسال کر کے اعلان کیا ہے کہ صلح کی کارروائی کو جلد ختم کرنیکے لئے تدابیر اختیار کیجاویں۔

**لنڈن** ۷ جولائی **مہم حبیس کی تحقیقات کنندہ کمیٹی**۔ اخبارات کا بیان ہے کہ جنوبی افریقہ کی تحقیقات کنندہ کمیٹی کے ممبر مجلس سر جیمس نے اپنی رپورٹ میں مسٹر سسل رہوڈس پر سخت اعتراض کر کے مسٹر چیمبرلین اور لارڈ روز میڈ گورنر کیپ کالونی کو شرکت سازش سے بری الذمہ ظاہر کیا ہے کہ ڈائرکٹران چارٹرڈ کمپنی میں سے فقط دو کو مسٹر رہوڈس کے ارادوں کی اطلاع تھی۔

**لنڈن** ۷ جولائی **حبش سوڈان و انگلستان**۔ ٹائمز کا نامہ نگار روما پایہ تخت اٹلی سے لکھتا ہے کہ انگریزی سفارت شاہ مینی لک سے یہ نوازش آمیز وعدہ لینے میں کامیاب ہوئی ہے کہ انگریزی و مصری

فوجیں جو سوڈان پر چڑھائی کرنیوالی ہیں اُس میں شاہ موصوف بالکل الگ رہینگے اور درویشوں کی امداد نہ کرینگے

**لنڈن** ۸ جولائی۔ **شاہ سیام** کو زار نے قصر پیٹرہوف میں پُرتکلف دعوت دی۔ اسموقعہ پر زار اور شاہ سیام دونوں نے انگریزی میں تقریریں کیں جو نہایت مخلصانہ اور پُر از محبت تھیں۔ شاہ نے کہا کہ سیامی زار کو اپنا مضبوط اور صادق دوست سمجھتے ہیں۔

**لنڈن** ۸ جولائی **مصالحت روم و یونان**۔ ترکی گورنمنٹ نے دول یورپ کے پاس مراسلہ بھیجکر سرحد یونان کے مسئلہ کے متعلق اپنی اغراض کی تشریح و تائید کی ہے۔ مگر کُل طاقتیں اس وقت ترکی گورنمنٹ کی رائے سے برخلاف ہیں۔

**ایتھنز** ۔ **خاص نامہ نگاروں کی مقدمہ بازی**۔ پچھلی مہم ڈنگو میں ٹائمز اور ڈیلی کرانیکل کے خاص نامہ نگار شامل تھے۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے دوسرے پر اپنی ایک مراسلت میں بزدلی اور ایک بیمار ساتھی کی خبرداری نہ کرنیکا الزام لگایا تھا۔ اُسنے ازالہ حیثیت کا دعویٰ کیا۔ اور عدالت نے مدعی کو ایک ہزار پونڈ ہرجانہ کی ڈگری عطا کر دی ہے

**ایتھنز** ۔ سترہ ہندوستانی افسر جو کل یہانسے روانہ ہونگے لارڈ جارج ہملٹن سے رخصت ہونیکے لئے آج انڈیا آفس (دفتر وزیر ہند) میں گئے اور فریقین میں معمولی خوش اخلاقی کی باتیں ہونیکے بعد واپس آئے۔

**ایتھنز** **مغربی افریقہ** کے ساحل سے خبر آئی ہے کہ صوبہ دریا نائیگر کی پولیس کی ایک دستہ نے گشت کرتے ہوئے سفرو شاہ بنین کا سراغ نکال لیا۔ شاہ کے پاس مقابل مسلح فوج تھی۔ پولیس نے اُسپر تین دفعہ حملہ کر کے نقصان عظیم کیساتھ اُسے شکست فاش دی۔ بادشاہ بھاگ گیا۔ پولیس کا لفٹنٹ فنسٹر جیرلڈ اور دو سپاہی قتل ہوئے

**قسطنطنیہ** ۹ جولائی **مصالحت روم و یونان چاہتیں زیادہ صبر نہیں کر سکتیں**۔ سٹر بارکلے سفیر برطانیہ کے نام ۸ جولائی کے دن توفیق پاشا وزیر خارجہ کی یادداشت میں تحریر ہے کہ اگر بابعالی دول کی تجویز کردہ سرحد تسلی پر بحث کرنیکے لئے کوئی دن مقرر نہ کریگی تو سفیر اپنی اپنی گورنمنٹوں سے زبردست تدابیر اختیار کرنیکی درخواست کرینگے۔

**لنڈن** ۱۰ جولائی۔ سفرائے دول متعینہ قسطنطنیہ نے مشترکہ یادداشت پیش کر کے بابعالی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسئلہ

[illegible] اس امر پر اتفاق کر لیا ہے۔ اصلاحات آرمینیا کیلئے کئی دفعہ متفقہ اور مشترکہ یادداشتیں بھیجی گئیں۔ مگر اپنے دستخط کرنیوالے سفراء سے نصف سفراء کو قریب ترکی نے وزیر اعظم یا سلطان المعظم کے نیچے متیں فرداً فرداً حاضر ہو کر عرض کر دیتے تھے کہ یہ کاغذی دباؤ فقط دوسری طاقتوں کی طفل تسلی کیلئے ہے۔ ورنہ ہماری طاقتیں ہرگز ترکی کے برخلاف کوئی کارروائی نہیں کرینگی۔ بلکہ بوقت ضرورت اُسکی مدد کیلئے تیار ہیں۔ چنانچہ شرائط صلح کے تصفیہ میں بھی اب بعینہٖ وہی ناٹک دہرایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ٹرکی کی طرفدار یا نیوٹرل بیغرض الگ رہنے والی سلطنتوں کے سفراء کو کیا افتاد پڑی ہے کہ وہ مخالف طاقتوں کے سفیروں کے ساتھ بظاہر ہم آہنگ ہو جاتے ہیں وہ کیوں اُن کو صاف جواب نہیں دیدیتے کہ ہم تمہارے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے ان معترضین کو شاید یہ معلوم نہیں کہ فی زمانہ ڈپلومیسی بد ایمانی اور ظاہر داری کی مرادف ہے ہر ایک سلطنت اپنی دشمن کے عندیہ سے بخوبی واقف ہے مگر بظاہر ایکدوسرے سے اسطرح پیش آتی ہے کہ اُسنے بڑھکر کوئی دوست نہیں ہو سکتے۔ پس جبتک ان سلطنتوں کی تجاویز و تدابیر پختہ اور جنگی تیاریاں اور انکے لوازمات مکمل اور مہیا نہ ہو جائیں بس ظاہرداری کا خاتمہ نہ ہوگا اور اس اختتام کے پہنچنے تک ٹرکی اور ترکی معاملات ان طاقتوں کو اپنی تیاریوں کیلئے ایک عمدہ آڑ کا کام دیتے رہینگے۔ ترکوں کی غلط نوازشوں اور رعایتوں سے انکی غیر مذہب کے پابند ہونے اور پہلی کمزوری نے جو تقریباً ڈیڑھ صدی سے شروع اور یورپ پر واضح ہوئی دول یورپ کو اُنکے معاملات میں دست اندازی کرتے رہنے کا موقعہ اور بہانہ دیدیا۔ جو دست اندازی اب اُس آٹکو اُٹھنے تک برابر قایم رہیگی۔

علاوہ بریں تسلی میں ترکوں کا طریق عمل بتا رہا ہے کہ انکو اپنی مخالف کل طاقتوں کی فی الحقیقت متفق نہ ہونیکا کامل یقین ہے یہ یقین ظاہر ہے کہ اکیلے تنہا کل یورپ کی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور یہ کبھی ممکن نہیں کہ اگر انکو طاقتوں کو متفق الرائے العمل ہونیکا یقین ہوتا تو وہ تسلی میں اس قسم کی کارروائیاں شروع کر دیتے جنکی ہر ہفتہ ہمکو ڈاک ولایت کے ذریعہ اطلاعیں پہنچ رہی ہیں۔ (وکیل)

**لنڈن** ۱۰ جولائی **ہندوستانی معاملات پارلیمنٹ میں**۔ لارڈ جارج ہملٹن نے دار العوام میں بجواب سوال بتایا کہ گورنمنٹ یورپین (دو غلہ عیسائی) لوگوں کو فوجیں بھرتی کرنیکے متعلق قواعد میں کوئی تغیر کرنیکے لئے تیار نہیں (اسوقت یورپین فوجیں بھرتی نہیں کی جاتے جس سے وہ بہت سٹپٹا رہے ہیں لیکن گورنمنٹ کے پاس غالباً ایسا کرنیکی کافی وجوہات ہیں کہ وہ اپنے ارادہ سے تغزش نہیں کرتی۔ (وکیل)

# ہندوستانی خبرین

مسٹر رینڈ کا جنازہ - ۳ - جولائی کی شام کو بڑی دھوم دھام سے فوجی طریقہ پر اٹھایا گیا - گورنر بمبئی اور تمام اعلیٰ یورپین عہدہ دار قبرستان مین موجود تھے - جنازہ کے جلوس کے ساتھ چند پارسی اور دیسی معززین بھی شامل ہو گئے تھے - مگر قبرستان کے دروازہ پر پولیس نے بتعمیل حکم اونکو اندر داخل ہونے سے روکدیا کیا اس سلوک سے دیسیون کو سخت روحانی صدمہ نہ پہونچا ہوگا - اور شاید یہ اونہی کی آہ کا اثر تھا کہ جب جنرل سر سی نیپئر کمانڈر انچیف افواج احاطہ بمبئی متوفی کی تجہیز و تدفین سے فارغ ہو کر قبرستان سے رخصت ہوئے تو راستہ مین گھوڑے بدکے - گاڑی الٹ گئی اور جنرل صاحب کے ہنسلی کی ہڈی اور ناک ٹوٹ گئی - جنرل کی گاڑی کا کوچبان ایک میجر تھا جو صاف بچگیا - دو ایک دن جنرل صاحب کیحالت بہت مخدوش رہی - اب روبصحت ہین - پونا کی تعزیری پولیس کا ابتدائی خرچ تیس ہزار اور سالانہ خرچ ایک لاکھ ۱۵ ہزار ہوگا - یعنی دو سال کا خرچ ۲ لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب ہوگا - شہر کی آبادی ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے -

پادنیر گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے - کہ مسٹر رینڈ وغیرہ کے قاتلوں کا پتہ بتانے والون کے لئے جو انعام مشتہر کیا گیا ہے اوسکی تعداد اسی بڑی فراخدلی سے ایک لاکھ روپیہ تک بڑھا دینی چاہئے - اور جب یہ رقم اوسے ادا کرنی پڑے تو اسکو باشندگان پونا اور ممبرون سے پورا کرے - اخبار مذکور کا خیال ہے کہ سازش کنندگان متمول آدمی ہین اور وہ قاتلون کو روپیہ کا لالچ دیکر راز افشا نہین کرنے دیتے - لیکن اگر گورنمنٹ مشتہرہ انعام کی تعداد بتدریج بڑھاتی جائے تو آخر وہ لوگ ہار مان جائین گے -

یہی اخبار اکثر دیگر انیگلو انڈین اخبارات کے اُس الزام و بہتان کی جو وہ دیسیونپر لگا رہے ہین تردید کرکے لکھتا ہے کہ ہندوستانیون نے اس قحط سالی اور بے اندازہ مصائب کے زمانہ مین اپنی امن پسندی سلامت روی اور قناعت و صبوری کا کامل ثبوت دیا ہے - کلکتہ - پونا - پشاور وغیرہ کے حوادث یا تو اتفاقی ہین یا ایک خاص گروہ کے پیدا کردہ عام رعایا کو اسسے کوئی تعلق نہین +

**وادی کورم** کی چھاونی پاراچنار مین ۳۶ ویں سکھ بلٹن کے ایک سکھ سپاہی نے پریڈ پر کپتان گارڈن اور ایک جمعدار کو گولی سے ہلاک کیا - دوسرے سپاہیون نے قاتل کو جو غالباً پاگل ہو گیا تھا اسیوقت اپنی گولیون کا نشانہ بنا دیا - متوفی کپتان سر ٹامس گارڈن جج چیف کورٹ پنجاب کا داماد تھا +

**لاہور** کی پنجاب بنکنگ کمپنی کو ششماہی گذشتہ مین وصول شدہ سرمایہ پر ۲۶ فیصدی سالانہ کے حساب سے خالص منافع ہوا - ایبہ انڈیا بنک لمیٹڈ کو ۱۶ فیصدی کے حساب سے خالص منافع ہوا -

**بمبئی** مین پچھلے دنون جو ایک متمول بیوہ عورت اور اوسکی بھائی اپنے مکان مین مقتول پائے گئے - اور انکا کل مال و متاع قاتل لے گئے تھے - پولیس نے سرغ لگا کر ایک شخص دھرمسالہ کے مہنت صاحب اور اوسکے پانچ چیلون کو گرفتار کیا - ملزمان نے جرم سے اقبال کیا اور دھرمسالہ کی تلاشی پر مال مسروقہ برآمد ہو گیا - قاتلین پردیسی لوگ تھے یعنی دیگر صوبجات سے جاکر بمبئی مین آباد ہوئے تھے پانچ کو سزاے موت اور ایک کو حبس دوام کی سزا دی گئی - مہنت باوا مہیل راج شنکر بڑے زاہد اور تپسی مشہور تھے +

**کراچی** اور بمبئی کو طاعون سے کامل نجات مل گئی ہے - ضلع شکارپور کے بھی تمام شہر سوائے روہری کے اب مصئون ہو گئے ہین - مگر خانپور اسٹیشن پر مسافران کا معائنہ بدستور کیا جاتا ہے +

**گورنمنٹ مدراس** نے وزیانگرم زمینداری کے املاک متوفی مہاراجہ کے والدہ کو دینے کا فیصلہ کیا ہے اسکے معاوضہ مین مہارانی صاحبہ ۶۴ لاکھ روپیہ کے دعوے سے دست بردار ہو گئی ہین - املاک کے انتظام کے لئے غالباً کوئی یورپین عہدہ دار مقرر کیا جائیگا +

**آگرہ** مین ایک اور خون ہو گیا ہے - مقتولہ تاج گنج کی ایک متمول عورت تھی - جو شخص اشتباہ مین گرفتار کیا گیا تھا حراست سے بھاگ کر ایک کنوئین مین کود پڑا - جہانسے مردہ نکالا گیا +

**لاہور** مین ریلوے ورکشاپ کے ایک یورپین مستری نے ۶ جولائی کی رات کو اپنے ایک دوست سائیس کو گھونسہ مار کر ہلاک کر دیا - قاتل کا بیان ہے کہ مین دوست کے مکان پر شام کے وقت بیٹھا تھا سائیس کو گاڑی لانے کے لئے بھیجا جب وہ بہت دیر تک نہ آیا تو پیدل چل پڑا - راستہ مین سائیس ملا مینے اوسکو گالی پر ملامت کی اور سر پر ایک ضرب لگائی - سائیس گھر جاکر مر گیا اور قاتل ۷ مئی کی صبح گرفتار کیا گیا - ۸ - مئی کو مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی عدالت مین پیش ہوا - استغاثہ کیطرف سے ۶ دیسی گواہ گذرے کہ ملزم نے سائیس مسمی گھنیا کو گاڑی نہ لانے پر خفا ہو کر چھاتی کیطرف سے دھکہ دیا اور وہ پختہ فرش پر گرا ڈاکٹر کوٹس نے متوفی کا طبی معائنہ کر کے شہادت دی کہ متوفی ۲۴ سال کا کمزور آدمی تھا اوسکی تلی بڑھی ہوئی تھی - اس عمر کے تندرست آدمی کی ۱۵ تولہ ہوتی ہے - سر بائیں طرف پھوٹا ہوا تھا موت دماغ کے پھٹنے سے ہوئی - جو سخت چیز پر گرنے سے پھٹا - یورپین انسپکٹر پولیس پیروکار تھا - اوسنے ملزم پر زیر دفعہ ۳۲۳ (ضرب شدید) فرد جرم لگائے جانیکی درخواست کی مگر عدالت نے زیر دفعہ ۳۲۳ (ضرب خفیف) فرد جرم لگائی - آج ملزم کیطرف سے شہادت گذریگی کہ وہ بہت نرم مزاج اور غریب طبع ہے جسکا اس سے اتفاقیہ سرزد ہو

**پونا** مین طاعون پھر نمودار ہو گئی ہے - دوسرے بمبئی لینسرز رسالہ کے ۱۱ سپاہی بیمار ہوئے جنمین تین مر گئے - کل فوج لائین سے نکالکر خیمون مین بھیجدیگئی ہے - اور اس موذی بلا کے پھیلنے کو روکنے کے لئے کامل انتظام کیا گیا ہے - لشکر کے شاگرد پیشہ مین تھوڑا عرصہ ہوا دو آدمی ہیضہ سے بیمار ہوئے تھے - مگر علاج معالجہ سے بچگئے - شہر مین ہیضہ بڑھ رہا ہے - ۸ - کو ۲۵ - آدمی فوت ہوئے +

**مدراس** بنک کو ششماہی گذشتہ مین ۱۹۱۶۱ روپیہ یعنی ۲۶ فیصدی سالانہ سے زیادہ خالص منافع بنک کا ریزرو فنڈ بیس لاکھ تک پہونچگیا ہے +

**مسئلہ** امراض متعدی کے متعلق وزیر ہند کا مراسلہ گورنمنٹ ہند کو موصول ہو گیا - اب ہدایات مذکور کے مطابق قانون وضع کیا جائیگا - چنانچہ ۸ - جولائی کے اجلاس لیجسلٹو کونسل مین مسودہ پیش ہو گیا - کہ ۱۸۹۵ء مین قانون چھاونی کی جو ترمیم ہوئی تھی وہ منسوخ اور ۱۸۸۹ء کے قانون چھاونی ہا ہی کی ترمیم کیجائے - مسٹر چامر - ڈائیسرائے - کمانڈر انچیف وغیرہ نے تقریرین کین +

**پونا** کے کلکٹر نے میونسپلٹی کو چٹھی لکھی کہ تعزیری پولیس کے ابتدائی خرچ کے لئے ۳۲۱۲۸ روپیہ اور پہلی سہ ماہی کے اخراجات متداولہ کے لئے پیشگی ۸۸۰۲ روپیہ بھیجدو - میونسپلٹی نے اسپر غور کرنیکے لئے ۲۰ جولائی کو خاص اجلاس کیا پہلے تو تجویز ہوئی کہ گورنمنٹ سے اس خرچ غیر مترقبہ کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض مانگا جائے - مگر بعد مین ۱۵ رایون کی کثرت سے فیصلہ ہوا - کہ گورنمنٹ کو اطلاع دیجائے کہ کمیٹی کے پاس اس مطالبہ کو پورا کرنیکے لئے کوئی روپیہ نہین ہے +

پولیس کے زخمی سپاہی نے ۷ - جولائی کو ہوش مین آکر کھانا طلب کیا - مگر وہ سوالات کا جواب درست نہین دیسکتا - اندیشہ ہے کہ وہ ساری عمر اب نیم مخبوط ہی رہیگا +

تعزیری پولیس کے لئے ۲۱ دیسی سوار بھرتی ہو گئے ہین جنہون نے کام شروع کر دیا ہے - پچاس یورپین کنسٹبل ہونگے جنمین سے بارہ نوکر کئے جا چکے ہین - ۱۵۰ دیسی کنسٹبل دیگر اضلاع سے بھرتی ہونگے - یورپین کنسٹبلون کے لئے گورنمنٹ دیسی آبادی مین مکان حاصل کرنیکی کوشش کر رہی ہے - مکان ملنے پر انکو وردی وغیرہ مل جائیگی - اور وہ کام شروع کر دینگے +

مسٹر رینڈ کی میم صاحبہ اس ہفتہ ولایت سے پونہ پہونچ جائینگی جہان وہ اپنے متوفی خاوند کے ایک دوست کے ہان ٹھہرینگی +

**پونا** کے دیسی اخبارات تعزیری پولیس کی تقرری سے بہت برافروختہ ہین اور نہایت سخت مضامین لکھ رہے ہین - ۷ - جولائی کو رسالہ مین ایک اور سوار طاعون سے بیمار اور ایک فوت ہوا - ۸ کو چند اور سپاہی بیمار ہوئے مگر فوت کوئی نہ ہوا - ۹ کو تین سوار اور بیمار ہوئے - طاعون کہا جاتا ہے - غلہ سستا پیدا ہوئی ہے +

**دکن** مین پھر قحط نہایت سختی کے ساتھ شروع ہو گیا ہے - اور نرخ اجناس دن بدن گران ہوتا جا رہا ہے

شولاپور مین جوار کا بہاؤ فی روپیہ ساڑھے تین سیر ہوگیا ہے - مگر دمان کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ۴ - جولائی کو حکماً ۵ ½ سیر نرخ مقرر کرکے تاجرونکی دوکانون پر پہرے لگا دئے کہ کوئی اس سے کم پر نہ بیچنے پائے - لیکن غربا کی حالت مین اس سے کچھ فرق نہین پڑا - اور وہ ہزارون کی تعداد مین جمع ہوکر کلکٹر مخط کے پاس گئے کہ خدا کے لئے ہمارے واسطے انتظام کرو - صاحب بہادر نے انکو امدادی کامون پر لگانیکا وعدہ کرکے رخصت کردیا - پچھلے ہفتہ احاطہ مدراس مین ۶ لاکھ بیس ہزار یعنی ہفتہ ماقبل سے ساڑھے ۸ ہزار زیادہ آدمی امدادی کاموں پر تھے - اس سے ظاہر ہے کہ اگر اور چندے بارش نہ ہوئی تو رعایا کا حصہ کثیر تباہ ہوجائے گا +

**امیر کابل** کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ گورنمنٹ ہند سے اون کافرون کو واپس دینے کی درخواست کرنے والے ہین جو صوبہ کامدیش کی پچھلی بغاوت مین شریک تھے اور پھر حیتراال کو بھاگ گئے - پاونیر نے بمصداق آب ندیدم موزہ کشیدم - پہلے سے ہی یہ راگ الاپنا شروع کردیا ہے کہ افغانستان اور ہند کے مابین حوالگی مجرمان کا کوئی معاہدہ نہین ہے +

**بمبئی** بنک نے شرح سود اور گھٹاکر سات فیصدی سالانہ کردی ہے +

**بمبئی** - گوا - منگلور مین ۶ و ۷ - جولائی کو اور آگرہ مین ۹ - جولائی کو اچھی بارش ہوئی +

**پانڈیچری** کی عدالت فوجداری نے جن ۱۰ مرکین نوجوان عورت سنرولین کو اقدام قتل مین دس دس سال قید سخت کی سزا دی تھی - فرانسیسی عدالت اپیل نے سابقہ کارروائی کو کالعدم کرکے مکرر تجویز کا حکم دیا ہے +

**پنجاب** مین امدادی مزدورون کی تعداد پہر ۹ ہزار ہوگئی ہے - اکثر اضلاع مین غربا اور مویشی کی حالت بہت ردی ہوگئی ہے +

**گورنمنٹ** مدراس نے حکم نافذ کیا تھا کہ آئندہ پرائمری پاس کنسٹبل بھرتی کئے جاوین کنسٹبل کے لئے یہہ امتحان پاس ہونا لازمی ہے - مگر انسپکٹر جنرل رپورٹ کرتے ہین کہ جو پرائمری پاس نوکری کے لئے آئے ہین - اونمین ایک بھی پولیس کی خدمات ادا کرنیکے قابل نہین - اس ابتدائی تعلیم نے اونکی صحت اور توانائی کو برباد کردیا ہے +

**لاہور** سرکاری باغ مین مصری کپاس کی کاشت مین کامیابی نہین ہوئی پہلے سال فی ایکڑ ۳۰ ۷ پونڈ (۹ من انگریزی) پیداوار ہوئی - جو پچھلے سال صرف ۴۰۰ پونڈ یعنی ۵ من رہگئی +

# اسلامی خبریں

**مصر** کے عالی ہمت مسلمانون نے جو ابھی ساٹھہ ہزار پونڈ اعانت عسکریہ کے لئے جمع کرچکے ہیں اور کئی ہزار پونڈ پچھلے سال مظلومان کریٹ کی امداد کیلئے بھیجے تھے اپنے مظلوم کریٹی بھائیون کیلئے پھر چندہ جمع کرنا شروع کردیا ہے - خدیو المکرم نے دو سو پونڈ جیب خاص سے عطا کئے ہیں اور ۱۳ جون تک کل رقم صرف قاہرہ مین ۶۲۴ پونڈ جمع ہوئی اور یہ رقم اسکندریہ کی کمیٹی کی معرفت جو پہلے بھی کئی سو پونڈ روانہ کرچکی تھی فی الفور کریٹ کو روانہ کی گئی - کیونکہ وہان کے مسلمانون کی حالت ایسی ہی تعجیل کی متقاضی ہورہی ہے +

**گورنمنٹ مصر** نے تین سو خیمے اور چھ سو قمیصین بندر اللطور کو روانہ کین کہ حاجی لوگ بدوران قرنطینہ ان خیمون مین رہین اور غریب حاجیون کو جنکے پاس دوسری پوشاک نہ ہو قمیصین پہنا کر اُن کے کپڑون کو دخان سے صاف کیا جاوے +

**مصر** کے ایرانی وارد ین نے عشرہ محرم مین حسب دستور کمال تزک و احتشام سے دو ا لجناح نکالا اور دسویں دن ایرانی قونصل جنرل نے ایرانیون کو تکیہ مین تمام معززین شہر کو دعوتدی اور ہر ایک مہمان کیساتھ نہایت خوش خلاقی سے پیش آئے مجلس کے برخاست ہونیسے پہلے حضرت خلافت مآب شاہ ایران اور مولانا خلیفہ اعظم **عبد الحمید خان** اور خدیو المکرم کیلئے دعا مانگی گئی +

**ولایتی** اخبارات لکھتے ہیں کہ یونان تاوان جنگ مین اپنی جنگی جہازات ٹرکی کو دینے پر رضامند ہے فرانسیسی اخبارات کا اندازہ ہے کہ جنگ مین چار ہزار ترک زخمی اور شہید ہوئے ہین +

**گورنمنٹ** روس خریف آیندہ مین حبش کو پولٹیکل سفارت روانہ کریگی +

**ہندوستان** مین باوجودیکہ حج سے بہت عرصہ پہلے روانگی حجاج بند کردی گئی تھی پھر بھی اُس سے پہلے اسقدر حاجی حجاز کو جاچکے تھے کہ ۲۰ مئی سے لیکر ۱۲ جولائی تک تین ہزار ہندی حاجی جدہ سے ہندوستان کو واپس آئینگے - اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ سرکاری بندش نے اسد فعہ کتنے ہزار مسلمانون کو حج کی نعمت عظمیٰ کے حصول سے باز رکھا ؟ +

**مصر** کا اخبار بشیر کہ مالک سلیم سرکیس (عیسائی ارمنی) کو اعلیحضرت امیر المومنین اور قیصر جرمن کی شان مین نامناسب کلمات لکھنے کی پاداش مین عدالت ابتدائی سے ایک سال قید - اور دو ہزار قرش (۲۰ پونڈ) جرمانہ کی سزا ملی - استغاثہ کا خرچہ بھی اُسے ادا کرنا پڑیگا - مصری قاضی حسن بک حسنی مجسٹریٹ عدالت کے فیصلہ سے ناراض ہین کہ ملکہ انگلستان پر طعن کرنیکی جرم مین تو دو اخبارات (الوقت اور المنبر) کے مالکون کو تین تین برس قید اور علاوہ خرچ مقدمہ دو دو ہزار قرش جرمانہ کی سزا دی ہے اور بشیر کو امیر المومنین اور اُنکے محب صادق قیصر پر طعن کرنے کی اتنی تھوڑی سزا دیجائی - وہ مصری قانونی نقص بھی نکالتے ہین کہ دونون جرمون کو ایک مقدمہ مین کیون سماعت کیا گیا - پہلے ایک بادشاہ کے متعلق مقدمہ کیا جاتا اور پھر دوسرے کے لئے +

**اعلیحضرت** امیر المومنین نے (بقول سٹینڈرڈ) نکحرام مراد بک غستانی اور ترکی لبرل پارٹی کے دیگر ارکان کو اپنے سیکرٹری اول کی معرفت مراسلہ لکھا ہے کہ اپنے ملک و وطن کی حالت پر غور کرکے شرارتون سے باز آجائین اسطرح وہ اپنے ملک کی بربادی کیلئے دشمنون کی امداد کررہے ہین - اگر انکا ایسا ارادہ نہین تو صبر و تحمل سے کام لین - جسوقت سلطنت موجودہ کے خلاصی پانیکی اعلیحضرت اُنکی معروضات پر کافی غور فرمادینگے - کہا جاتا ہے کہ سلطان المعظم نے اُن کی سابقہ خطا معاف کردینے کا بھی وعدہ کیا ہے - اگر یہ خبر درست بھی ہے تو اعلیحضرت کی غیرت ملکی اور حب الوطنی کا اس سے بڑھکر کوئی ثبوت نہین ہوسکتا اور وہ ملک کی خاطر ایسے نمک حراموں کی حرکات بد کو بھی نظر انداز کرنے پر مستعد ہین - اور نیز یہ کہ وہ ایسے رحمدل اور رقیق القلب ہین کہ گناہگاروں کی خطا سے درگزر کرنے کے لئے خود بہانہ کی تلاشی رہتی ہین +

**تھسلی مین عساکر عثمانیہ کے لئے چندہ** - ترکی اخبار ترجمان حقیقت رقمطراز ہے کہ جب حضرت کامل بیگ گورنر دولو (غولوص) وہان وارد ہوئے تو رؤساء شہر نے اُن سے عساکر عثمانیہ کی لئے چندہ کی فہرست کھولنے کی درخواست کی - صاحب ممدوح نے درخواست قبول کرلی اور مبلغ پونڈ اپنی طرف سے درج کرکے فہرست کا افتتاح کیا - اُنکے بعد عیسائی رؤساء نے چندہ لینا شروع کیا اور تھوڑی دیر مین ۲۴۵ پونڈ جمع ہوگئے - عیسائیون کا بیان ہے - کہ یونانی خفیہ انجمن کے ایجنٹون اور سپاہیون نے کل شہرون کو لوٹ ڈالا تھا - خدا کا شکر ہے کہ عثمانی لشکر نے داخل ہوکر ہم کو اُنسے نجات دلوائی ہے +

**قاہرہ** کا ایک انگریز سوداگر ترکی بحری و بری فوج کے افسروں اور سپاہیون کی مختلف وردیون کی رنگین تصویر تیار کرکے فروخت کررہا ہے - اُسکا پتہ یہ ہے - ایف دیامار - عمارت ہوٹل سپہرڈ - قاہرہ +

**حیدرآباد** - دکن سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ امداد مظلومان کریٹ کے لئے ابتک پانچہزار کی رقومات لکھی جا چکی ہین الخ و دونون مین سماء سے روانہ کئے گئے ہین آئندہ جیسے جیسے رقم روانہ ہوتی جائیگی + اطلاعدیجائیگی

**قصبہ کٹک** (واقعہ بنگال) مین ۱۹ جون کو مظلومان کریٹ کے لئے چھ سو پچاس روپیہ کے قریب چندہ جمع ہوا +

**فہرست زر چندہ جو دفتر وکیل مین موصول ہوا** - مین ان مندرجہ وکیل مورخہ ۵ جولائی ۹۷ء صفحہ ۴

مولوی سید محمد صاحب رضوی وکیل حیدرآباد صہ **مین ان کل صفحہ ۷**

**عربی** اخبار لسان الحال رقمطراز ہے کہ یونانی مجروحین اور قیدیون نے جو اسوقت اسلامبول مین ترکی بارکون اور شفاخانون مین مقیم ہین اعلی حضرت امیر المومنین کی خدمت اقدس مین شکر و ممنونیت کے اظہار مین میموریل پیش کئے ہین جنمین عرض کیا گیا ہے کہ جو آرام و آسائش ہم کو حضور کی ظل عاطفت مین نصیب ہوا ہے ویسا کبھی اپنے ملک مین بھی ہمکو حاصل نہ ہوتا - ہم کو پہننے کیلئے عمدہ پوشاکین کھانیکے لئے دو وقت اطعمہ لذیذہ اور فرحت افزا مشروبات ملتی ہین اور عثمانیہ ڈاکٹر و خدام ہماری تیمارداری اور خدمتین ہر وقت موجود رہتی ہین +

نمائندہ نے بذریعہ تار حضرت سلطان المعظم کو اپنے گھر میں لڑکی پیدا ہونے کی اطلاع دی تھی جسپر سلطان المعظم نے مبلغ کبادی کا تار روانہ کیا ✦

**مجروحان جنگ** اور مقتولوں کے پسماندگان کی امداد میں ایک مینا بازار محل سلطانی اور زخمیوں کے ہسپتال کے قریب کھولا جائیگا۔ سلطان نے ٹنکزم کے میونسپل گارڈن میں بھی ایک ایسا ہی بازار کھولنے کا حکم دیا ہے ان دونوں بازاروں کے انتظام کیواسطے سلیم آفندی مامور ہوئے ہیں ✦

**ترکی عورتوں کی بہادری** ۔ ایک ترکی اخبار لکھتا ہے کہ جب یونان کیطرف سے جنگ کا اعلان کیا گیا تو سالونیکا کی چار عورتوں نے اپنے جوان بیٹوں کو مجاہد بنا کر میدان جنگ کو روانہ کر دیا مگر انکی غیرت و حمیت وطنیہ کی اس سے تشفی نہ ہوئی۔ حتی کہ ایکدن بذات خود والی سالونیکا کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے میدان جنگ میں جانے اور لڑائی میں شریک ہونیکی اجازت طلب کی۔ والی موصوف نے کل کیفیت باب عالی کو لکھدی۔ جسکے جواب ملا کہ ان بہادر عورتوں کا شکریہ ادا کر کے انکو پیغام پہنچا دو کہ دشمنوں کے قلع قمع کیلئے جنود شاہانہ کافی ہیں۔ والی نے یہ پیغام انکو پہنچا دیا مگر انکا جوش سرد ہونے میں نہ آیا۔ انہوں نے اور زیادہ الحاح و اصرار سے سفر کی اجازت مانگنی شروع کر دی۔ والی نے مجبور ہو کر پھر باب عالی میں عریضہ ارسال کیا۔ اسدفعہ وزارت نے بھی عورتوں کے تقاضا سے تنگ آکر منظوری دینے کے سوائے کوئی چارہ نہ دیکھا۔ مگر یہ لکھدیا کہ وہ فقط بحیثیت ممرضات (تیمارداران) شفاخانجات جا سکتی ہیں عورتوں نے یہ امر منظور کر لیا۔ اور کمال خوشی و انبساط سے سرحد کو روانہ ہو گئیں جہاں پہنچکر وہ نہایت مستعدی اور دلی شوق سے تیمارداری کیخدمت ادا کرتی رہیں۔ مگر جب کبھی لڑائی درپیش آتی تو وہ فوراً ہتھیار لگا کر اس میں شریک ہو جاتیں اور عین دربانی صفوں میں کمال شجاعت و بسالت سے نبرد آزما ہوتیں۔ الغرض وہ تمام معرکوں میں اسیطرح شریک ہوئیں اور محافظ حقیقی کے فضل و کرم سے انمیں سے کسیکو بھی ادنے زخم تک نہ پہنچا ✦

**مصر** کی دیسی عدالتیں جنمیں اوقاف۔ ازدواج۔ وراثت نابالغی کے متعلق مقدمات پیش ہوتے ہیں وزارت عدلیہ عامہ کے ماتحت کر دیگئی ہیں اور انکے انتظام میں بھی ردوبدل کیا گیا ہے ✦

**نہر سویز** کے حصہ داروں نے سالانہ جلسہ میں بمقام بندر سعید بانی نہر مانشیور فرڈیننڈ ڈی لیسپ کا بت کھڑا کرنیکے لئے اڑھائی لاکھ فرینک کا خرچ منظور کیا ہے ✦

**فرانس** اور بلگیریا میں تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے ✦

**ہسپانیہ** کی پارلیمنٹ میں ممبروں اور وزراء کو باہم دوبدو کی کیفیت کسی پچھلے ہفتہ کے اخبار میں درج ہو چکی ہے جون کے شروع میں فرانس اور انگلستان کی پارلیمنٹ میں بھی تقریباً ایسے ہی معاملات ظہور پذیر ہوئے اور آخر الامر شرارت انگیز ممبروں کو فوجی سپاہیوں کی معرفت مکان سے باہر نکالنا پڑا ✦

**اٹلی** کی بحری وزیر اپنے ملک کی بحری طاقت میں ۲۸ مصافی جہازوں اور ۶ تارپیڈو کشتیوں کی کمی پاتے ہیں جس کو پورا کرنے کیلئے ستر لاکھ لیرہ ملک سے مانگتے ہیں ✦

**برازیل** کی سرکاری فوج نے مصنوعی مسیح (یعنی باغیوں) کی فوج کو جو جمعیت میں ۸ ہزار کے قریب تھی شکستفاش دیکر بالکل برباد کر دیا ✦

**حبش** کو جو انگریزی سفارت گئی تھی اُسنے اُسملک میں بعض ایسے زرخیز قطعات دیکھے کہ شاید باقی دنیا میں اُن کی نظیر مشکل سے ملیگی۔ نیشکر کے پودے ۸-۱۰ انچ موٹے اور نو فیٹ لمبے بکثرت دیکھے گئے۔ جنگلات میں زیتون کے درخت سو سو فیٹ بلند پائے گئے۔ جن کی عمر اس حساب سے ایک ایک ہزار برس کی ہوئی۔ انگریزی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ انگریزی سفیر اپنے مقاصد میں کامیاب واپس آیا ہے مگر ہوا اس ایجنسی (رائیٹر ایجنسی کیطرح تاریں بھیجنے کی کمپنی) مخبر ہے کہ انگریزی سفارت کے ممبر بے نیل مرام واپس لوٹے ہیں۔ شاہ منیلک روشنضمیر بادشاہ اور یورپین ڈپلومیسی سے خوب واقف ہے اُسپر انگریزی سفیر کا کوئی داؤ نہیں چلا۔ اُسنے تمام مشکلات کے تصفیہ کیلئے انگلستان سے معاہدہ کرنیکی خواہش ظاہر کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ تم پہلے عہدنامہ کر کے حبش سے بدعہدی کر چکے ہو۔ اسلئے اب کی دفعہ دیگر دول یورپ یا کم از کم وہ سلطنتیں بھی جو حبش کے متصل ملک رکھتی ہیں یعنی فرانس اٹلی اور ٹرکی بحیثیت اعلیٰ فرمانروائی مصر عہدنامہ کی تصدیق کریں کیونکہ انگلستان نے ہی پہلے معاہدہ کو توڑ کر فریق ثالث (اٹلی) سے فرانس یا مصر اور اُسکے فرمانروا سلطان المعظم کے استمزاج کے بغیر بطور خود میری سلطنت کی تقسیم کیلئے معاہدے کر کے میری لئے مشکلات عدیدہ پیدا کی تھیں ✦

**جدہ** سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں طاعون پڑ ہنے نہیں پائی ترکی حکام نے قرنطینہ اور علیحدگی مریضان کا بہت سخت انتظام کر رکھا ہے ✦

**حیدرآباد** سے مسٹر ہرمز جی کے اخراج پر رائے زنی کرتے ہوئے جنوبی ہند کے اخبارات تحریر کرتے ہیں کہ اب موجودہ وزارت کا خاتمہ قریب پہنچ گیا ہے اور نواب جوبلی آسمان جاہ مدار المہام بنائے جائینگے۔ لیکن پائونیر اسکے برخلاف اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی رائے میں وزارت کے تغیر و تبدل کیلئے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ مسٹر ہرمز جی کی جگہ نواب امداد جنگ (جو دکنی الاصل ہیں) ہوم سیکرٹری بنائے گئے ہیں اور غالباً لالہ حکم چند صاحب مصنف کتاب العین جوڈیشل سیکرٹری بنائے جائیں۔ مسٹر سید علی بلگرامی صاحب نے مسٹر ہرمز جی کے اخراج پر استعفا واپس لے لیا ہے اور اب بدستور صیغہ تعمیرات عامہ۔ ریلوے اور معادن کے سیکرٹری رہینگے ✦

**ٹرکش** اخبارات لکھتے ہیں گذشتہ چند دنوں میں کوئی اہم خبر تسلی سے نہیں پہنچی ترکی افسر مختلف محکموں کا سر انتظام کرنیمیں مصروف ہیں ہر جگہ امن ہے۔ بڑے بڑے قصبوں کے بازاروں میں پھر ویسی چہل پہل پائی جاتی ہے جیسے کہ لڑائی سے پہلے تھی۔ تجارت بھی اصلی رونق پر آگئی ہے۔ دو دلو میں گاس کے کارخانے دوبارہ جاری کئے گئے ہیں اور اب رات کو اندرونیں روشنی کی جاتی ہے۔ پولیس مین اور میونسپل ایجنٹ اس صوبہ کے مویشیوں کی شمار کنیمیں مصروف ہوئے ہیں۔ جو البتہ سلطانی فوج کے ہمراہ تھے اب بڑی بڑی گروہوں میں گھروں کو واپس جا رہے ہیں ✦

**مصر** کی عرب قبائل اولاد علی اور انعام کے سردار نے غازی احمد مختار پاشا پیر پل کمشنر مصر کو اطلاع دی ہے کہ تسلی میں دوبارہ لڑائی شروع ہونیکی صورت میں ۶۷۵ سوار اور ۴۰ پیادہ سے بن تری گورنمنٹ کو امداد دینیکیلئے تیار ہوں۔ علاوہ بریں سازوسامان اور رسد کا خرچ بھی میں اپنی جیب خاص سے ادا کرونگا ✦

**اثنا** جنگ میں بہت سے مسلمان لوسوس سے جانیہ بھاگ گئے تھے ترکی پرچوں کے بیان کے بموجب یہ پناہ گزیں مسلمان غذا اور مکانات کی کمیابی کیوجہ سے سخت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ انکی واسطے امدادی چندہ فراہم کرنیکیلئے جانیہ میں ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے

**باشندگان جانینہ** نے سپاہ کمیلئے فوجی حکام کو دو سو بستر بھیجے ہیں ✦

**تمباکو کمپنی** نے سلطانی فوج کے زخمیوں کیلئے تمباکو کے پچاس ہزار پیکٹ بھیجے ہیں ✦

**ایک ترکی اخبار** رقمطراز ہے کہ انور پاشا گورنر دو لو ۳ بہاری توپوں اور ۲۰۰ سامان جنگ کی پیٹیوں کو تسلیج دو لو سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں جنکو یونانی بھاگتے وقت پھینک گئے تھے۔

**ارنا** ۔ اہم پتا کے حسب ذیل متعلق انگریزی اخبارات نے طرح طرح کی دلچسپیں ثبت کیں کسی نے انکو جرمنی الاصل بتایا۔ دوسرے نے انکو یونانی الاصل بتا کر انکی ستر برس کے کارنامہ گنوا دیئے حالانکہ انکا سن مبارک اسوقت ۵۹ برس کا ہے۔ ان لغویات کی تردید بخوبی ہو چکی ہے مگر انکی یونانی الاصل نہ ہونیکی دلیل ایک ظریف نے نہایت ہی مزیدار کی تھی وہ لکھتا ہے کہ اگر مشیر موصوف یونانی ہوتی تو انکا قدم ہرگز اقتضیر کیطرف بڑھنے کی بجائے اپنے بھائیوں کی طرح قسطنطنیہ کیطرف پیچھے کو ہٹتا۔ خیر اس بحث کو چھوڑ کر ہم انکے اصلی حالات ایک ترکی اخبار سے ذیل میں درج کرتے ہیں

مشیر موصوف فرہاد آفندی چرکس کے فرزند ہیں ۱۸۳۸ء میں پیدا ہوئے انکے والد حضرت حسین بیگ میں عظیم ایک کوٹی کے غلام تھے اور آخر کار دربار سلطانی میں خاتم بردار سلطانی کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوئے مشیر ممدوح کی والدہ بھی خالص چرکسی قبیلہ احجی سے تھیں اور انکے ماموں ولایت دوزجہ میں اب بھی موجود ہیں ✦ انہوں نے قسطنطنیہ کی جنگی مدرسہ میں تعلیم پائی۔ فارغ التحصیل ہونے پر مشیر صفوت پاشا والی حجاز دینر پریسیڈنٹ کونسل حربیہ کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے۔ اس حیثیت میں یوزباشی کے درجہ پر ترقی کی۔ بعد ازاں بیکباشی کے رتبہ پر خاص سلطانی گارڈ میں منتقل ہوئے اور قایم مقامی کا درجہ پانے تک وہیں رہے ✦

جنگ روم و روس کیوقت وہ امیر آلاکا درجہ رکھتے تھے۔ پلیونا کے معرکوں میں غازی عثمان پاشا کو انکی شجاعت و بسالت اور ثبات قدمی سے بہت مدد ملی۔ آخر کار اپنے سردار کیتہ سی لشکر کی ہاتھ اسیر ہوئے صلح ہو جانے پر جب وہ انگلستان واپس آئے تو محکمہ سر عسکرت میں آستانہ علیہ کے کمانڈر ہوئے۔ اور کچھ مدت کے بعد رتبہ فریق پر ترقیاب ہو کر محل ہمایوں کے شاہی گارڈ کے دوسرے دستہ کے کمانڈر ہوئے۔ بعد ازاں کریٹ کے فوجی گورنر بنائے گئے۔ جہاں لاپیہ کے راستہ تشریف لے گئے اور جنبک جزیرہ میں رہے وہاں کامل امن رہا۔ اسکے بعد صوبہ البانیا کی ولایت قوصوہ کے گورنر اور بعد ازاں ولایت حلب کی ردیف فوج کی قومندانی پر مامور ہوئے ارمینیوں کی پچھلی بغاوت میں باغیان زیتون کی سرکوبی انکے سپرد کیگئی۔ اسخدمت کے صلہ میں مارشل یا مشیر کا رتبہ جلیلہ حاصل کیا۔ اسکے بعد جو خدمتیں انہوں نے کی ہیں وہ کل دنیا کو معلوم ہے ✦

سلطان المعظم کو انسے نہایت محبت ہے اور انکو بھی حضرت جلالت مآب سے اسقدر اخلاص ہے کہ بہت تھوڑوں کو انکی برابر ہوگا۔ نشانہ بازی اور تحمل سے انکو کمال نفرت ہے ہر ایک کام کو بہت غور و فکر کر بعد کرتے ہیں اہم معاملات میں مشورہ لینا انکا شعار ہے۔ اور احکام